جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

اگست سنہ ۲۰۰۰ء

جمادی الاول سنہ ۱۴۲۱ھ

والعصر ان الانسان لفی خسر

العصر

پشاور
پاکستان

ماہنامہ

مدیر مسئول
مفتی غلام الرحمٰن

جامعہ عثمانیہ
نوتھیہ روڈ پشاور

REGD. NO.P-402 MONTHLY AL ASR PESHAWAR

جامعہ عثمانیہ پشاور

Jamia Usmania Peshawar

منافع بخش کاروبار میں شرکت کی دعوت

یاایھاالذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم (الصف/۱۰)

اے ایمان والو - میں بتلاؤں تم کو ایسی سوداگری جو بچائے تم کو ایک درد
عذاب سے

کیا آپ چاہتے ہیں ؟ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے یقیناً چاہتے ہوں
کہ آپ کی حلال آمدنی دنیاو آخرت میں آپ کی بھلائی کاذریعہ ہے تو اللہ تعالیٰ
رضامندی کا پر خلوص جذبہ اپناتے ہوئے قرب وجوار میں غرباء، فقراء
بچوں کا سہارا بنیں اور دین کے کاموں خصوصاً مدارس عربیہ کی سرپرستی
ہوئے اپنا مال دین سیکھنے والوں پر خرچ کریں۔

اس سلسلہ میں ﴿جامعہ عثمانیہ پشاور﴾ کو نہ بھولیں جس کے
سال نمبر 8 (۲۱-۱۴۲۰ھ) کا سالانہ تخمینی بجٹ ۳۲٬۰۱٬۱۸۵
لاکھ ایک ہزار ایک سو پچاسی روپے ہے۔ جس میں تین لاکھ روپے
زمین خریداری اور چودہ لاکھ روپے تعمیرات کے لئے ہیں۔ آپ کی زکوٰۃ
عطیات اور چرم قربانی کا بہترین مصرف ﴿جامعہ عثمانیہ پشاور﴾
ہمیشہ کے لئے توجہات کی فہرست میں رکھیں۔

آپ کا خیر اندیش
مفتی غلام الرحمٰن

جنت میں گھر بنانے کا سنہری موقع

گھر انسان کی بنیادی ضرورت ہے خود اور اپنی اولاد کے آرام و سکون کے لئے ہر ایک گھر بنانے کی کوشش میں رہتا ہے زندگی بھر ایک گھر کی تعمیر انسان کی واحد آرزو اور تمنا ہوتی ہے لیکن کیا ہم نے کبھی یہ سوچا کہ دنیا کی عارضی زندگی کی نسبت سے ہمیں قیامت کی ابدی زندگی میں بہتر سے گھر بنانے کی ضرورت ہے یہاں تو پھر بھی ذاتی مکان نہ ہونے کی صورت میں کرایہ کے مکان میں زندگی کی صبح و شام تمام ہو سکتی ہے لیکن قیامت میں کرایہ داری کا نظام نہیں پایا جاتا

آئیے بغیر سوچے فیصلہ کیجئے

کہ ہمیں جنت میں گھر بنانا ضروری ہے اس کے لئے آپ کرہ ارض پر مسجد بنا کر یا کسی دینی درسگاہ کی تعمیر میں حصہ لیکر اپنی آرزو پوری کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جامعہ عثمانیہ نے بنات اسلام کے لئے ﴿مدرسہ سیدہ فاطمہؓ﴾ کے عظیم منصوبہ پر کام شروع کر کے دو مراحل میں جامعہ کے ساتھ ساتھ ستر مرلہ کا پلاٹ تقریباً دس لاکھ روپے میں خرید کر مسلمانوں کو جنت میں گھر بنانے کا سنہری موقع فراہم کیا ہے۔ زرزمین کا یہ ... تحمل بوجھ اٹھانے میں کوشش کیجئے اور مسلمان بچیوں کی تعلیم و تربیت میں ... کھول کر حصہ لیں۔

شعبہ نشر و اشاعت جامعہ عثمانیہ پشاور

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ العصر پشاور

زیر سرپرستی

حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب زید مجدہم

مجلس ادارت

مدیر مسئول

مفتی غلام الرحمٰن

نائب مدیر

مولانا ذاکر حسن نعمانی

مجلس مشاورت

مولانا حسین احمد

مفتی محمد الرحمٰن

قانونی مشیر

شکر خان ایڈووکیٹ

اگست سنہ ۲۰۰۰ء جمادی الاول سنہ ۱۴۲۱ھ جلد ۶ شمارہ ۸

فہرست مضامین

این جی اوز کی یلغار اور علماء کی

ذمہ داریاں	ادارہ	۲
دار الافتاء	ادارہ	۱۲
محاسن القرآن	مفتی غلام الرحمٰن	۱۴
عادلانہ ٹیکس کا جواز اور نفاذ کا طریقہ کار	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۱۷
تقریب یوم سرپرستان	مولانا تحمید اللہ جان	۳۳
اخبار الجامعہ	مولانا تحمید اللہ جان	۴۵
تبصرہ کتب	قاری احسان الحق	۴۶

پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۹ پشاور صدر۔ صوبہ سرحد پاکستان فون ۲۷۳۵۶۱-۰۹۱

پبلشر و دفتر: مفتی غلام الرحمٰن نے وحدت پرنٹنگ پریس خیبر بازار پشاور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ العصر جامعہ عثمانیہ، عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر سے شائع کیا

بدل اشتراک فی پرچہ ۱۰ روپے / سالانہ اندرون ملک ۱۰۰ روپے بیرون ملک ۲۰ ڈالر کی قیمت

صدائے عصر

این جی اوز کی یلغار اور علماء کی ذمہ داریاں

سیاسی افراتفری، معاشی واقتصادی بحران کی طرح ملک خداداد اور عالم اسلام آج کل این جی
اوز کی بعض مجرمانہ حرکات اور مذموم پالیسیوں کی وجہ سے سخت مشکلات کی لپیٹ میں ہے
علماء کرام، دانشور، ملکی اور عالمی حالات پر گہری نظر رکھنے والے اصحاب قلم این جی اوز کے
بارے میں جن خدشات کا اظہار کر رہے تھے وہ آہستہ آہستہ درست ثابت ہو رہے ہیں اور
بد قسمتی یہ ہے کہ یہ سب کچھ عسکری حکمرانوں کے کھاتہ میں ڈالا جا رہا ہے کیونکہ حکومت
کے اہم اداروں پر آج وہ لوگ قابض ہیں جو ۱۲ اکتوبر تک این جی اوز چلا رہے تھے آج بھی
لوگ ان اداروں کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ عوامی ردعمل کی یہ حالت ہے کہ دیر، سوات
ہزارہ کے بالائی علاقوں میں این جی اوز کے خلاف لوگ خودکار اسلحہ اٹھائے ہوئے بیٹھے
علماء کرام اور درد دین رکھنے والے حضرات این جی اوز کے خلاف آواز اٹھانے پر جیل
ڈالے گئے۔ عوام دینی اقدار کے تحفظ کے لئے این جی اوز کی پرکشش مراعات ٹھکرا رہے
جبکہ حکومت ان ملک دشمن اداروں کا تحفظ اپنا فرض سمجھتی ہے۔

N.G.O's (Non Government Organization) سے مختلف ہے
عنوان سے مراد ایک ایسی تنظیم ہے جو غیر سرکاری طور پر پورے معاشرے یا اس
مخصوص حصوں کی فلاح و بہبود، بہتری اور ترقی کے لئے کام کرے۔ یہ غیر منافع بخش
سمجھی جاتی ہے۔ رجسٹریشن کے لئے اس کا آئین، تنظیمی ڈھانچہ قواعد و ضوابط کا ہونا ضروری
ہے۔ قانون کی رو سے ان اداروں کو اپنے مرتب کردہ آئین کی رو سے اس وقت تک
کرنے کی گنجائش ہے جب یہ ملکی قوانین سے مطابقت رکھتے ہوں۔ غیر سرکاری تنظیموں
ملک میں کام کرنے کے لئے رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے ان کی رجسٹریشن کرانے کے لئے

ایکٹ یا آرڈیننس قانون میں پائے جاتے ہیں۔

(1) والنٹری سوشل ویلفیئر ایجنسیز رجسٹریشن اینڈ کنٹرول آرڈیننس 1961ء

Voluntary Social Welfare Agencies Registration and Control Ordinance 1961

(2) سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860ء

Societies Registration Act 1960

(3) کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925ء

Coaperative Societies Act 1925

(4) کمپنیز آرڈیننس 1984ء

Companies Ordinance 1984

(5) ٹرسٹ ایکٹ 1882ء

Trust Act 1882

رجسٹریشن کے بعد غیر سرکاری تنظیموں کو باقاعدہ قانونی حق مل جاتا ہے۔ جس کی
رو سے ان کے بنائے ہوئے دستور کو قانونی حیثیت مل کر مقامی، ملکی اور بین الاقوامی اداروں
سے مالی امداد کے لئے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ NGO's کی طرح کچھ ادارے CBO's یعنی
Comunity Best Organizations کے نام سے منسلک ہوتے ہیں ان کے
ہمارے ملک کے شمالی علاقہ جات میں آغا خان فاؤنڈیشن کافی مدت سے سرگرم عمل ہے
ان اداروں کی قیادت عموماً ایسے لوگوں کے پاس ہوتی ہے۔ جو علاقہ میں اثر و رسوخ رکھتے
ہوں تاکہ علاقائی سطح پر کام کرنے میں ان کے لئے کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو یا ریٹائرڈ
بیوروکریٹس کی تعیناتی ایسے اہم کلیدی پر ہوتی ہے تاکہ وہ تجربہ کی بنیاد پر کامیابی کا مظاہرہ کر
سکے ہم ایسے مناصب پر تعیناتی کے بعد ان کو پرکشش مراعات اور بڑی بڑی تنخواہیں بھی
دی جاتی ہیں۔

Scanned with CamScanner

اسلامی ممالک کی سرپرستی میں چلنے والے۔ ایسے ادارے بہت کم ہیں عموماً
الاقوامی ادارے عیسائی اور یہودی مذہبی تنظیمیں اور یا غیر مسلم شخصیات ان اداروں کی
سرپرستی کرتے ہیں ان کو مالی تعاون فراہم کرتے ہیں ظاہر ہے کہ مالی امداد کے بعد ان کی
نگرانی اور ان سے گہرا رابطہ ان کا حق بنتا ہے۔

ان اداروں کے اہداف کیا ہیں؟ تعاون کرنے والوں کی فہرست پر نظر ڈال کر ان
کے مقاصد سمجھنا کوئی مشکل بات نہیں کیا غیر مسلم ادارے خاص کر جن پر یہود قابض ہوں
ان کی بھاگ دوڑ کسی اسلامی ملک کی خیر خواہی کے لئے ہے یا کسی اسلامی معاشرہ کی ترقی ان کا
منظور نظر ہے۔ ہرگز نہیں! یہ سوچنا جرم ہے کہ یہود کسی موقعہ پر مسلمان کی خیر خواہی کا
جذبہ رکھتے ہوں کرہ ارض پر مسلمانوں کا بدترین دشمن یہودی ہے ان سے خیر کی توقع کبھی
نہیں کی جاسکتی۔

بظاہر یہ ادارے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے چند مقاصد کی تکمیل اپنا ہدف
بتاتے ہیں۔ غریب طبقہ کے سامنے خیر خواہی کا نعرہ بلند کر کے یہ لوگ ان کو اپنی طرف
مائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دور دراز علاقوں میں بسنے والے سادہ لوح مسلمانوں کو بکا
کرنا ان کے پرفریب نعروں کی وجہ سے ان کے لئے آسان ہوتا ہے۔ تعمیری کام ہاتھ میں
لینے کی کوشش کرتے ہیں حکومت کو بھی اس پر راضی کرتے ہیں کہ ہم ان عوام کے لئے پانی
کا بندوبست کریں گے یا سڑک بنائیں گے جن کاموں تک تمہاری رسائی نہیں ہو سکتی ہے
قریب مدت سے ناخواندگی کا خاتمہ بھی ان کے پروگرام میں شامل کیا گیا ہے جس کے لئے
پرائیویٹ سکولز کھولنا اور تعلیمی ادارے بنانا اور نصاب فراہم کرنا ان کی سرگرمیوں کا حصہ ہے
ایسا ہی معاشرہ میں مظلوم افراد کی داد رسی یہ لوگ اپنا شعار سمجھتے ہیں لیکن بد قسمتی سے ان کے
نزدیک صرف عورت ہی دنیا کا واحد مظلوم ترین فرد ہے۔ جو پوری دنیا کے ظلم کے لئے
مشق بنی ہوئی ہے۔ اس لئے عورت کو ظلم سے نجات دلانا ان مقاصد میں سرفہرست ہے
گویا تعمیر و ترقی، ناخواندگی کا خاتمہ اور عورت کے حقوق کے لئے لڑنا ان اداروں کے اہداف

سمجھے جاتے ہیں۔ کاش! ان اداروں کی کارکردگی اگر صرف تعمیری کام یا ناخواندگی تک محدود
رہتی تو کون بے وقوف ہوگا جو اس کی مخالفت کرے ان کے خلاف ہتھیار اٹھائے یا ان کی خلاف
احتجاج کی صدا بلند کرے شرعی نقطہ نظر سے غیر مسلم سے بھی ان خدمات قبول کرنے میں
کوئی حرج نہیں بلکہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ مسلمان کا فریضہ ہے کہ وہ پوری
انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرے اور ہر انسان پر بلا امتیاز مذہب و عقیدہ احسان
کرے۔ بشرطیکہ حربی کافر نہ ہو۔

لیکن بد قسمتی سے ان اداروں کے اصل اہداف کچھ اور ہیں۔ انسانی خدمت صرف
ظاہری شو ہے جس کے لبادہ میں اسلام دشمنی محنتیں فروغ پا رہی ہیں مثال کے طور پر تعمیر و
ترقی کا بہانہ بنگلہ دیش میں بنایا گیا ہزاروں کی تعداد میں ادارے، فلاحی کاموں کے لئے سرگرم
عمل تھے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مختصر مدت میں عیسائیت پورے بنگلہ دیش میں پھیل گئی کئی لوگ
صرف لالچ کی وجہ سے اپنے مذہب کو خیرباد کہہ کر عیسائی بن گئے، اور پھر اس پر اکتفا نہیں بلکہ
یوں تفریق آخر کار ملک کی تقسیم کا ذریعہ بنتی ہے چنانچہ انڈونیشیا میں NGO's مشرقی
تیمور یعنی عیسائی سٹیٹ بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ اسلامی ممالک میں ان اداروں کا آخری
ہدف یہی ہے کہ اسلامی قوت یکجا نہ ہو اور مسلمان متفق و متحد نہ رہیں یہی ادارے جب
مضبوطی سے قدم جما لیتے ہیں لوگوں کی ضروریات پوری کرتے ہیں تو آخر کار حکومت کی
ضرورت کیا رہتی ہے۔ لوگ خود بخود وفاقی ادارے سے مستغنی ہو کر محروم ہونے کی کوشش
کرتے ہیں۔ پشاور میں کئی ادارے ایسے ہیں جو رفاہی کام کرنے کا دھوکہ دیتے ہیں لیکن پس
پردہ ان کا کام معاشرہ میں دینی مدارس اور علماء کو بدنام کرنا ہے۔ حال ہی میں پشاور میں ایک
ادارہ NRDF رات دن ایک کئے ہوئے رفاہی کام کا ڈھنڈورہ پیٹ رہا ہے۔ اس کی محنت کا
انداز عجیب ہے بظاہر علماء کا خیر خواہ بن کر پس پردہ ان کو بدنام کیا جا رہا ہے طریقہ کار یہ ہے کہ
لوگوں سے کہا جا رہا ہے کہ ہمارے ترقی کے کام اگر علماء کے واسطوں سے ہوں تو اچھے طریقہ
سے مکمل ہوں گے لیکن ساتھ ساتھ لوگوں کی ذہن سازی ہو رہی ہے کہ ہماری ناکامی کی

بنیادی وجہ علماء ہیں انہوں نے باہمی اختلافات کی وجہ سے معمولی معمولی مسائل میں الجھ کر عوام کی ترقی کی طرف توجہ نہیں دی اگر یہ علماء توجہ دیتے تو یقیناً ہماری حالت بدل جاتی پھر دوچار مولویوں کو ساتھ ملا کر کہیں ان کو شجرکاری کی ذمہ داری سونپ دی۔ کہیں نالیاں بنوانے کا ٹھیکہ دیا اور کہیں گلی پختہ کرنے میں اس کو مصروف رکھا آخر کار دوسرے لوگوں کے جرائم مولوی کے کھاتہ میں ڈال کر یہ باور کرایا گیا کہ یہ لوگ ایسی ذمہ داریوں کے قابل نہیں ہیں کیونکہ ان کا نظام تعلیم ناقص ہے اس لئے ان کے مدارس کے نصاب پر غور کرنا چاہئیے ان کے مدارس میں ان کو جو کچھ پڑھایا جاتا ہے وہ پرانی باتیں ہیں وہ معاشرہ مناسب نہیں بہتر یہ ہوگا کہ ان کا نصاب تبدیل ہو جائے۔ چنانچہ پشاور میں ایک سیمینار محض اس مسئلہ پر کرایا گیا کہ مدارس عربیہ کا نصاب کیسا ہونا چاہئیے؟ حالانکہ ان لوگوں کا مدارس کے نصاب سے کیا تعلق؟ جو لوگ خود اسلام کے ابجد سے ناواقف ہوں وہ مدارس کی ضروریات کیا جانیں وہ کیا مدارس کے لئے نصاب تجویز کریں گے؟ مدارس والے ہی اپنی ضروریات بہتر جانتے ہیں اور یہ معروضی حالات کی روشنی میں اپنے تعلیمی ماحول کو بہتر بنانے کے لئے اچھے فیصلے کر سکتے ہیں۔

ایسا ہی تعلیمی پالیسی کا حال ہے۔ این جی اوز جو تعلیمی ادارے چلا رہے ہیں ان میں بچوں کے ذہن سے اسلامی اقدار کی عظمت نکالی جاتی ہے۔ انگلش میڈیم کے طرز پر جو سکول این جی اوز نے کھولے ہیں ان میں جو نصاب پڑھایا جا رہا ہے اس کا اسلام سے دور کا تعلق نہیں بلکہ ایسی باتیں شامل ہیں جو مذہب سے متصادم ہوتی ہیں۔ پچھلے دنوں میرے پاس انگلش کی ایک کتاب لائی گئی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پھانسی پر لٹکی ہوئی خیالی تصویر دیکر تعارف کرایا گیا پھر بے سروپا باتیں کر کے بچوں کا ذہن خراب کیا جا رہا ہے۔ اور یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ یہی مسلمانوں کے عقائد ہیں جیسا شکل نمبر 1 سے ظاہر ہے۔

Lesson 21

Hazrat ISA (A.S)

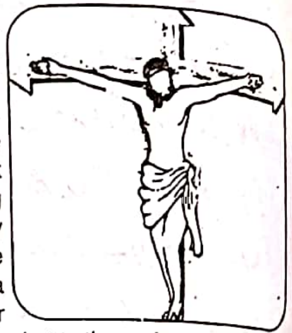

Hazrat Isa (A.S) is generally known as Jesus Christ. He took birth in Palestine, nearly 2000 years ago. At the time of his birth, the country was being ruled by the Romans who had conquered it many years before by defeating Jews. The Jews felt humble by their defeat and were awaiting the arrival of their saviour - Hazrat Isa (A.S). They were told by their prophets that Allah will send a prophet to them who would lead the Jews against the Romans and restore the Jews to their former glory.

According to the Christian belief, before the birth of Hazrat Isa (A.S) his mother Hazrat Marium (Mary) was engaged to a person, named Joseph. One day, the angel Gabriel came into the room of Mary and told her that God would give her a son who would rule over the people of Jacob for ever.

Mary was greatly surprised at that news. She argued with the angel Gabriel as to how she could bear a child being a virgin. The angel Gabriel assured her that God willed it that way. When Joseph saw that Mary was pregnant he decided to break off the engagement quietly because he did not want her to be publicly disgraced.

شکل نمبر ۱

حالانکہ اس کے تمام افکار و نظریات عیسائی مذہب کے ہیں۔
تعلیمی نصاب میں ماحول کا بڑا دخل ہوتا ہے ہمارے
معاشرہ میں بچوں کو ایسا نصاب پڑھانا چاہئیے
جن سے ان کے مذہبی اقدار کو فروغ ملے ورنہ

عیسائیت یا یہودیت کے حامل نصاب پڑھنے سے ان بچوں کا مسلمان رہنا مشکل ہے۔

عورت کی مظلومیت کا نعرہ! اس پر تو مادر پدر آزاد معاشرہ کی مصنوعی عمارت قائم ہے۔ یورپ کی خواہشات کی تکمیل ان پر فریب دعووں سے ہو رہی ہے۔ سادہ لوح عورتوں کو شکار کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ خانگی زندگی میں پڑنا، کسی ایک مرد کی بیوی یا کسی بچے کی ماں ...س کی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ چنانچہ بیجنگ، مصر اور اقوام متحدہ میں کانفرنسوں میں عورت کو یہی کچھ سکھایا جارہا تھا کہ اس کو خاندانی زنجیریں توڑ کر ایسی آزاد زندگی گزارنی ہو جس میں عورت کی ماں، بہن، بیٹی یا کسی دوسرے رشتہ سے وابستگی نہ رہے۔ عائلی زندگی کا تصور قائم نہ ہو۔ اباحیت اور حیوانیت کو فروغ ملے مرد اور عورت ہر چیز میں مساوی ہوں طبقاتی نظام یعنی یہ مرد ہے یہ عورت ہے۔ کا تصور بالکل باقی نہ رہے۔ ملک میں جو این جی اوز اس مسئلہ پر کام کر رہے ہیں ان کی تمام تر محنتیں قرآن و حدیث کی تضحیک و تحقیر اور لوگوں کو دینی ذخیرہ سے بدظن کرنے پر صرف ہو رہی ہیں چنانچہ ماہنامہ بیدار ڈائجسٹ کے ... اگست کے حوالہ سے چند اقتباسات ملاحظہ ہو۔

عاصمہ جہانگیر کی NGO ایک ماہوار خبرنامہ "صدائے آدم" کے نام سے شائع کرتی ہے اس نے شمارہ جنوری 2000ء کے سرورق پر قرآن حکیم کی سورۃ نساء کی آیت نمبر 33 پر ایک طنزیہ کارٹون شائع کیا ہے جو قرآن حکیم کی آیت کی توہین کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین بھی ہے۔

مذکورہ آیت کے الفاظ یہ ہیں "الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضهم علی بعض، الآیہ — یعنی مرد عورتوں پر قوام حاکم (کام یا نظام کا ذمہ دار) ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس آیت کی کارٹون شکل میں تشریح کرتے ہوئے ایک ترازو بنایا گیا ہے جس کے اوپر اٹھے ہوئے (ہلکے) پلڑے میں ایک عورت اور اس کا بچہ ہے اور دوسرے خاصے جھکے بھاری پلڑے میں ایک مولوی صاحب کا سر رکھا ہے اور ڈاڑھی بھی نمایاں کی ہے (یعنی مرد تو رہا ایک طرف مولوی کی

ڈاڑھی بھی عورت اور اس کے بچے سے بھاری ہے)

شکل نمبر 1 ملاحظہ ہو۔

ایسا ہی اسلامی نقطہ نظر سے عورت کی آدھی گواہی پر برستے ہوئے ایک این جی او "شرکت گاہ" نے اپنے خبرنامہ جلد اول شمارہ اول 1990ء کے صفحہ 30 پر کسی ریحانہ توفیق کی طنزیہ نظم شائع کی ہے کہ

کیوں تیری گواہی آدھی ہے

محبوب خدا خود جس سے کہے جنت ہے تیرے قدموں تلے
اے عقل کے اندھو سوچو ذرا کیا اس کی گواہی آدھی ہے
جس روز پکارے جاؤ گے تم نام سے اپنی ماؤں کے
اس روز انہیں بھی کہہ دینا، جا تیری گواہی آدھی ہے

پھر اس پر اکتفا نہیں بلکہ جو کارٹون شائع کئے اس میں بھی تضحیک و تحقیر کا طریقہ اپنایا گیا کہ ترازو کے ایک جھکے پلڑے میں لوٹا رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں ماڈرن عورت کو دکھایا گیا کہ عورت سے مولوی کا لوٹا بھی بھاری ہے (انا للہ وانا الیہ راجعون)

شکل نمبر 2

ایسا ہی شکل نمبر 2 پر نظر ڈالیں کہ ایک مولوی کو ترازو پکڑا دیا
ایک طرف مولوی صاحب ہے اور دوسری طرف دو عورتوں کو بٹھایا گیا ہے
ہے کہ اسلام میں عورت کا کیا مقام ہے۔

صرف اس پر اکتفا نہیں بلکہ NGO کی یہ حرکت اسلام کے ساتھ
کی تصویر ہے علماء حق جو معاشرہ کا قابل قدر سرمایہ ہے ان کی محنت سے لوگ
بدل جاتی ہیں۔ عوام کے اذہان میں ان کی حیثیت گھٹائی جارہی ہے اور لوگوں
رہا ہے۔ کہ یہ لوگ معاشرہ سے نابلد ہیں ان کے افکار و نظریات اونٹ چرانے
۔ جن کا انسانی معاشرہ سے دور کا تعلق بھی نہیں چنانچہ "صدائے آدم" کے فرو
ے شمارہ کے سرورق پر جو کارٹون شائع کیا گیا ہے ۔ سورہ اعراف کی آیت نمبر
متعلق ہے ۔اللہ تعالی فرماتے ہیں

ان الذین کذبوا بایاتنا واستکبروا عنہا لا تفتح لھم ابواب السما
یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط و کذلک نجزی المجرمین

یعنی جن لوگوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا اور مقابلے میں متکبر ہوئے ان
لئے نہ تو آسمان کے دروازے کھلیں گے نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے ۔ جب تک ا
سوئی کے سوراخ سے نہ گزر جائے ۔ (یہ تعلیق بالمحال ہے یعنی نہیں ہوں گے) کارٹون

نمبر 3

یہ ان اداروں کی کارکردگی ہے ۔ جو ہمارے ملک میں رفاہی کام کرنے کا لبادہ
وڑھے ہوئے ہیں یہی وہ کردار ہے جس کو دیکھتے ہوئے دیندار لوگ اس ملک میں NGO's
برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔

سرگرمیاں برداشت
حکومت سے خیر خواہی کا یہ مطالبہ ہے کہ این جی اوز جس سرعت سے اس ملک
کے اداروں میں پھیل رہے ہیں اور جن اہم مناصب تک رسائی حاصل کر رہے ہیں یہ اس
کے مستقبل کیلئے خطرناک ہے ۔ آج صرف صوبہ سرحد میں NGO's اور CBO's
987 میں صرف پشاور میں 128 دفاتر ہیں اور پھر ہر ایک ادارہ کے دفتری اخراجات بلین
متجاوز ہیں صرف ایک ایک اجلاس کے اخراجات کروڑوں روپے ہوتے ہیں بے حیائی کی
کیلئے مرد کے مقابلہ میں عورتوں کی تنخواہیں زیادہ ہوتی ہیں ۔ حکومت اگر اس کو لگام نہ
تو یہ ملک کی تباہی کی گھنٹی ہے خدا نہ کرے کہ پاکستان میں مشرقی تیمور کی طرح ایک
کے لئے راہ ہموار ہو اگر حکومت اپنی ذمہ داری کا احساس نہ کرے تو پھر یہی ذمہ داری
مسلمانوں کے کندھوں پر پڑتی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں ایسی بے حیائی، بے دینی
ریابیت کو فروغ نہ دے جن مادی فوائد سے ایمان کا سودا ہو ، غربت داؤ پر لگے ان سے
اپ کو اور اپنے سادہ لوح مسلمانوں کو بچائے ۔ خود NGO's کے لئے کام کرنے والے
سلمانوں سے درخواست ہے کہ اپنی معصوم، پاکدامن، بہنوں اور بیٹیوں کی عزت کا سودا نہ
یں۔ پرکشش تنخواہوں کے لئے اپنے ملک اور اپنی قوم کی عزت کو نیلام نہ کریں ۔ اور
پنے ملک کے دینی اقدار کو یورپ کے رباحیت پسند لوگوں پر یہ فروخت نہ کریں بلکہ ایک
سلمان ہونے کا ثبوت دیکر اٹھے اور جاگے ۔ پوری دنیا کو اسلام کی دعوت دے لباحیت،
باحیت، حیوانیت اور درندگی کے دلدل میں پھنسی ہوئی بے راہ عورتوں کی عزتیں بچائیں۔
اسلام کے سنہری اصولوں سے ان کی زندگی بدل جائے ورنہ اس کے بغیر خسارہ اور تباہی ہے

والعصر ان الانسان لفی خ

غمس الرحمن غنی
۱۷/۵/۲۱

دارالافتاء

ادارہ

حالت نزع کا بیان معتبر نہیں

سوال:- کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے مرنے سے پہلے زخمی حالت میں یہ بیان دیا کہ مجھے فلاں ... اس بیان کے گواہ موجود ہیں کیا مرنے کے بعد اس بیان کو اعتبار دیا جاسکتا ہے ... اس کے علاوہ نفس قتل کے کوئی گواہ نہیں پائے جاتے۔

الجواب وباللہ التوفیق

مقتول کی حالت نزع کا بیان محض ایک خبر ہے اس میں جھوٹ اور ... احتمال ہے اس پر قاتل سے قصاص نہیں لیا جاسکتا جب تک اس پر باقاعدہ گو... مرحوم کے بیان کی حالت یہ ہے کہ زندگی میں ایک روپے پر اس کے بیان کو گو... اعتبار نہیں دیا جاسکتا تو کسی شخص سے قصاص لینے کے لئے اس کا بیان کیسے قابل ... فقہاء میں صرف امام مالک سے ایک روایت ہے کہ حالت نزع کے بیان کو اعتبار ... کیونکہ بنی اسرائیل میں جو شخص قتل ہو کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ... گائے ذبح کرنے کے بعد زندہ ہوا تھا اس کے بیان پر قاتل سے قصاص لیا گیا ... علماء فرماتے ہیں یہاں پر محض اس شخص کے بیان پر قصاص نہیں لیا گیا بلکہ ... جب اس کی تصدیق ہوئی تب اس کے بیان کو اعتبار دیا گیا عام شخص کے بیان کی تصد... ذریعہ نہیں پایا جاتا جب تک گواہان نہ ہوں یا قاتل خود اقرار نہ کرے تو اس سے ... مشکل ہے۔ امام قرطبی فرماتے ہیں۔

واستدل مالك في رواية ابن وهب و ابن القاسم على صحة القول ب...

...قول المقتول دمي عند فلان او فلان قتلني ومنعه الشافعي و جمهور العلماء قالوا وهو الصحيح لان قول المقتول دمي عند فلان او فلان قتلني ...ر يحتمل الصدق والكذب ولا خلاف أن دم المدعى عليه معصوم ممنوع ...احة الا بيقين ولا يقين مع الاحتمال فبطل اعتبار قول المقتول دمي ...عند فلان قرطبی ج ۱۱/۳۱۷

...ابن وہب اور ابن قاسم کی روایت کی رو سے امام مالک حالت نزع کے بیان میں مقتول کے اس بیان کو اعتبار دیتے ہیں کہ میرا خون فلاں پر ہے یا مجھے فلاں شخص نے قتل کیا ہے ...امام شافعی اور جمہور اس کے خلاف ہیں اور ان کا قول صحیح ہے کیونکہ مقتول کا یہ بیان کہ ...خون فلاں پر ہے یا مجھے فلاں شخص نے قتل کیا ہے ایسی خبر ہے جو صدق و کذب کا محتمل ...جبکہ مدعی علیہ معصوم الدم ہو کر اس کے قتل کی اس وقت تک اجازت نہیں دی جاسکتی ...تک یقین پیدا نہ ہو اور جھوٹ کے احتمال کی صورت میں یقین نہیں آتا اس لئے مقتول ...اس بیان کا اعتبار نہیں۔

حق شفعہ کا عوض لینا باطل ہے

سوال:- ایک بیوہ عورت نے حق مہر میں لیا گیا مکان فروخت کیا اس پر کھاتہ شریک نے شفعہ ... مشتری نے جب شفیع سے رابطہ کیا تو اس نے حق شفعہ اس شرط پر چھوڑ دیا کہ مشتری اس مکان کے عوض دوسرا مکان خرید کر دے گا اور یا ایک لاکھ روپے دے گا باہمی معاہدہ کے بعد ...مشتری اس شرط کو پورا کرنے سے اعتراض کر رہا ہے کیا اس میں شفیع کا حق باقی ہے یا ساقط شمار ہوگا۔ جبکہ مشتری، متبادل مکان یا ایک لاکھ روپے کی ادائیگی کے لئے تیار نہیں۔

بینوا توجروا

محمد سجاد خان سخاکوٹ

بقیہ صفحہ نمبر ۱۶

محاسن القرآن

يبني اسرائيل اذكروا نعمتي التي انعمت عليكم واني فضلتكم على
o واتقوا يوما لا تجزي نفس عن نفس شيئا ولا يقبل منها شفاعة
منها عدل ولا هم ينصرون o ـــــ اے اولاد یعقوب ذرا میری وہ نعمتیں

ترجمہ:۔ اور میں نے تم کو ساری مخلوق پر فضیلت دی۔ اور ڈرو اس دن سے جب
کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا نہ ان سے، کوئی سفارش قبول ہوگی اور نہ ان سے کوئی
جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی

محاسن:۔

یہود کی تفصیلی خبر گیری سے قبل ترغیب کا اعادہ کیا گیا اور اس کے
انداز بھی اپنایا گیا ممکن ہے کہ کسی ایک ذریعہ سے اصلاح ہو مادی اور روحانی انعامات
دلانے کے بعد موقعہ پر فرمایا اور یہ بھی یاد کرو کہ میں نے تم کو پوری دنیا پر فضیلت دی
یہود اپنے وقت میں وہ قوم تھی جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
ذریعہ تورات دی تھی پوری دنیا میں کتاب ہدایت کے لئے ان کا انتخاب، ان کی خوبی
ان کی فضیلت ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ان
فضیلت حاصل ہو کیونکہ یہ اس وقت کی بات ہے جس وقت امت محمدی کا ظہور نہیں ہوا
پھر دونوں کے لئے راہ نجات کے موازنہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہود کو دی جانے والی
دائرہ کار مخصوص وقت کے لئے تھا جبکہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو دی جانے والی
دائمی اور ابدی ہے اس لئے اس امت کو پوری دنیا پر کلی فضیلت حاصل ہے۔

یہود کی خوش فہمی کی تردید

عیسائیوں کی طرح یہود بھی اس خود ساختہ خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ قیامت کے دن ہماری پکڑ نہیں ہوگی باپ دادا کی وجہ سے ہماری نجات ہوگی دنیا میں ہم جس طرح زندگی گزاریں وہاں پر ہمارا بیڑا پار ہوگا کیونکہ ہمارے اکابرین انبیاء گزرے ہیں وہ ہماری نجات کے لئے ضرور آواز اٹھائیں گے اس خوش فہمی کی وجہ سے یہ لوگ کسی قسم کی برائی سے منہ نہیں پھیرتے تھے اللہ تعالیٰ نے قیامت کی ہولناک کیفیت کی ایک جھلک پیش کر کے ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا

کسی مجرم کو بچانے کی ممکنہ صورتیں

جب کوئی کسی جرم میں گرفتار ہو تو حلقہ خیر خواہاں حرکت میں آکر اس کے بوجھ ہٹانے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اس کے ذمہ واجب الاداء حق سے اس کی ذمہ داری چھوٹ جائے جہاں کہیں یہ طریقہ مفید نہ رہے تو سفارش ڈھونڈتے ہیں ممکن ہے کسی کے قرب یا عظمت سے متاثر ہو کر اس کو معاف کیا جائے جہاں کہیں سفارش میں نجات نظر نہ آئے تو رشوت کا بازار گرم ہوتا ہے دنیا دیکر ضمیر کے خلاف فیصلہ دینے پر مجبور کیا جاتا ہے تاکہ مجرم بے گناہ ثابت کر کے نجات دلائی جائے اور جہاں کہیں یہ تمام طریقے ناکام ثابت ہوں تو پھر قوت اور طاقت کے آزمانے کا موقع آتا ہے

اللہ تعالیٰ نے یہود کو جس دن سے ڈرایا اس میں مجرم کے چھڑانے کا کوئی ایک حربہ بھی کامیاب نہیں ہوگا نہ کوئی کسی کا ذرا بھر کام آئے گا بلکہ ہر ایک نفسی نفسی میں گرفتار ہو کر اپنی نجات کے لئے راستہ ڈھونڈے گا ایسا ہی نہ کسی سے سفارش قبول ہوگی اور نہ کسی سے کوئی فدیہ لیکر چھوڑا جائے گا تمام کے تمام اس دن خالی ہاتھ ہوں گے تو فدیہ میں کون سی چیز پیش کرتے ہیں اور یہ بھی ممکن نہیں کہ کہیں مجرم کی قوم و قبیلہ میدان میں اتر کر مدد کر سکے تمام نتیجتاً ہر ایک کی اکیلی حاضری ہوگی کہیں سے بھی اس کی مدد نہیں کی جائے گی۔

روز قیامت کی سفارش

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ روز قیامت میں کسی قسم کی سفارش قبول نہیں جائے گی اس جیسی اور آیتیں بھی سفارش کے قبول نہ ہونے کے بارے میں وارد ہوئی ہیں معتزلہ اور ان کے ہمنوا قیامت میں ہر قسم کی سفارش کے منکر ہیں۔ لیکن قرآن کی دوسری آیتوں سے ایسی سفارش کا ثبوت ملتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی اجازت شامل ہو اس لئے اکابرین امت کی رائے ہے کہ ان جیسی آیتوں میں شفاعت قہری کی نفی ہو رہی ہے جو کہیں کسی کے کہنے سے مجبور ہو کر تخفیف کرے اللہ تعالیٰ چونکہ کسی قوت اور طاقت سے مجبور نہیں ہوتے اس لئے روز قیامت میں ایسی سفارش کا تصور ممکن نہیں البتہ جس کو اللہ تعالیٰ سفارش کی اجازت دیدے اس کا امکان ہے کہ وہ شفاعت کر سکیں چنانچہ انبیاء علیہم السلام کے بارے میں سفارش کا ثبوت پایا جاتا ہے۔ خود آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے لئے سفارش سے انکار ممکن نہیں اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی شفاعت کبریٰ نصیب فرمائے آمین

الجواب وباللہ التوفیق

بقیہ صفحہ نمبر ۱۳

حق شفعہ ایسا مجرد حق ہے جو صاحب حق استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن اس میں یہ صلاحیت نہیں پائی جاتی کہ اس کے عوض میں کسی چیز کا مطالبہ کر سکے جہاں کہیں اس کے عوض کا معاہدہ کیا جائے تو حق ساقط ہو کر مشتری کے ذمہ معاوضہ کی ادائیگی واجب نہیں رہتی ہے۔ ایسی صورت میں کوئی چیز یا رقم دینا رشوت کے مترادف ہے۔ اس لئے مصالحت سے آپ کا حق باقی نہیں رہا اور متبادل مکان یا رقم کی ادائیگی بھی ضروری نہیں ہے۔

عادلانہ ٹیکس کا جواز اور نفاذ کا طریقہ کار

مفتی ذاکر حسن نعمانی

ٹیکس کی تعریف Compulsory Contribution of the Wealth of a person or a Body of Persons for the services

کسی شخص یا کمپنی کی دولت سے حکومت اور عوام کی بہبود کے لئے جبری چندہ وصول کرنا

دوسری تعریف- Compulsory Payment by Individuals and Companies to the state

اشخاص اور کمپنی کا ریاست کے لئے جبری طور پر دولت ادا کرنا

ٹیکس کی ان تعریفات سے معلوم ہوا کہ حکومت ایک منتظم کی حیثیت سے ملک و قوم کی مفاد کی خاطر ٹیکس وصول کرتی ہے

ٹیکس کی قسمیں -بالواسطہ ہو اس کا نفاذ ایک شخص پر ہوتا ہے لیکن وہ اس کو دوسرے لوگوں کے کندھوں پر منتقل کر دیتا ہے جیسے درآمدی کسٹم، ایکسائز ڈیوٹی، سیلز ٹیکس (ان ڈائریکٹ) ٹیکس ان ٹیکسوں کی ادائیگی کے بعد صاحب مال ٹیکس کی ادا شدہ رقم مال کی قیمت میں شامل کرتا ہے جس کا بوجھ بالآخر صارفین ہی برداشت کرتے ہیں ہمارے ملک میں بالواسطہ ٹیکسوں کا رواج زیادہ ہے اس قسم کے ٹیکسوں سے حکومت کو تو فائدہ ہوتا ہے لیکن عوام کو فائدہ نہیں ہوتا یہ ٹیکس حقیقت میں غریب عوام ادا کرتے ہیں اور کریڈٹ مالداروں کو جاتا ہے غریب عوام سکھ کا سانس اس وقت لیں گے جب ان بالواسطہ ٹیکسوں کو ختم کیا جائے کے ختم کرنے سے اشیاء کی قیمتیں بھی گر جائیں گی

بلاواسطہ ٹیکس۔جس کا بار ایک شخص پر واقع ہو اور وہ اس بار کو کسی کے کندھے
جیسے انکم ٹیکس، دولت ٹیکس، تحفہ ٹیکس اس قسم کے ٹیکس کے نفاذ کے
عوام دونوں کو فائدہ ہوگا۔ حکومت کو دولت ملے گی عوام مہنگائی سے
قسم کا بوجھ نہیں ہوگا۔ صرف مالدار لوگ ادا کریں گے۔اسلام جس ٹیکس کو
وہ یہی بلاواسطہ ٹیکس ہے۔جب شریعت نے غریب لوگوں کو حج، زکواۃ، قربانی،
سے مستثنی قرار دیا ہے تو حکومت کیوں ان کو معاف نہیں کرے گی۔حالانکہ
میں مال خرچ کرنا فرض اور واجب ہے۔

جدید فلاحی ریاست کی ضروریات۔آج کل ایک جدید فلاحی ریاست کی ذمہ
اور ضروریات دن بدن بڑھ رہی ہیں۔ فقہاء کرام نے ریاست کی ذمہ داریاں ذکر
قاضی ابی یعلی اور علامہ ماوردی نے الاحکام السلطانیہ میں اور امام الحرمین الجوینی نے
الامم میں حکومتی ذمہ داریوں کا تذکرہ کیا ہے یہ تینوں حضرات پانچویں صدی ہجری
گزرے ہیں۔ کئی ذمہ داریاں ذکر کی ہیں بعض ذمہ داریوں کا ذکر بطور مثال یہ
والثالث حماية البيضة والذب عن الحريم يتصرف الناس فى المعايش
ينتشروا فى الاسفار آمنين من تغرير نفس او مال — وطن کی حفاظت اور
سے دفاع کرے تاکہ لوگ کاروباروں میں مشغول رہیں اور سفر بلاخوف جان و مال امن کے
ساتھ کریں۔

(۲) والخامس تحصين الثغور بالغدة المانعة والقوة الدافعة حتى لا
الاعداء یعنی سرحدات کی حفاظت پوری تندھی کے ساتھ کرے تاکہ دشمن کو کسی
کامیابی حاصل نہ ہو۔

(۳) والثامن تقدير العطايا وما يستحق فى بيت المال من غير سرف
تقتير دفعه فى وقت لا تقديم فيه ولا تاخير — بیت المال سے مستحقین کو

ماہنامہ العصر جن میں فضول خرچی اور کنجوسی کا عنصر نہ ہو — (الاحکام السلطانیہ
الکی تنخواہیں دے۔ ان علماء کرام نے پانچویں صدی ہجری میں حکومت کی ذمہ داریاں
للماوردی ص ۱٤)
ذکر کر کے موجودہ فلاحی ریاست کے لئے مضبوط بنیادیں فراہم کر دیں۔ موجودہ زمانے میں
جغرافیائی سرحدات کی حفاظت اور ملکی دفاع اور جہاد کیلئے تین قسم کی افواج ہیں (۱) بری (۲)
بحری (۳) ہوائی۔ ان افواج کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہے۔ ان کے لئے اسلحہ ہوائی جہاز،
راکٹ، میزائل، بم (مع کل اقسام) طیارہ شکن توپیں، ٹینک، مختلف رائفلیں، کارتوس،
بڑی بڑی ریڈار وغیرہ اس دور کی اہم اور شدید ضروریات ہیں۔ دنیا کی ساری حکومتیں ہر قسم
کے جدید اسلحہ سے لیس ہیں۔ ان افواج کی مثال ایک بیدار اور دیانتدار چوکیدار کی طرح ہے
کہ مکان کا چوکیدار مر جاتا ہے یا ریٹائر ہو جاتا ہے لیکن اس کی چوکیداری کے دوران چور اس
مکان کے قریب نہیں آتا۔ چوکیدار کی وجہ سے مالک مکان خوب پاؤں پسار کر گرم نرم
بستروں میں محو خواب و استراحت ہوتا ہے اگر یہ چوکیدار نہ ہو تو مالک مکان کی راتوں کی
میٹھی نیند حرام ہو جائے گی۔ آج کل جو لوگ اندرون ملک اپنے کاروبار اور دھندوں میں
مشغول ہیں ملک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک امن و خوشحالی کے ساتھ گھومتے
ہیں۔ اپنے اپنے گھروں میں آرام کی نیند سوتے ہیں یہ سرحدات پر موجود فوجوں اور ان کی
جنگی مشقوں کی برکت ہے دشمن دیکھ رہا ہے کہ چوکیدار بیدار ہے۔ ملک میں قیام امن کیلئے
پولیس اور عدالت کا نظام ہے اسی طرح ہسپتال، روڈ، سکول، کالج، یونیورسٹی، مدرسہ، مسجد،
تفریحی مقامات، کھیلوں کے میدان، گیس، بجلی، ٹیلی فون، نہریں، مسافر خانے، ریلیں، بس
ہوائی جہاز وغیرہ ضروری وسائل رفاہ عامہ کی اشد ضروریات ہیں۔ یہ تمام چیزیں مہیا کرنا
ایک اسلامی ریاست کا فریضہ ہے۔ ان تمام ضروریات اور ذمہ داریوں کا خرچہ کھربوں روپیہ
تک پہنچ گیا ہے۔ اسلامی ذرائع آمدن میں زکواۃ بہت بڑا ذریعہ ہے لیکن اس کے اپنے خاص
مشہور مصارف ہیں۔ زکواۃ کی رقم مذکورہ ضروریات میں خرچ نہیں کر سکتے۔ مال غنیمت اور
مال فئی کا آج کل فقدان ہے اگر کسی ملک کے ساتھ جنگ چھڑ جائے اور اپنا ملک جنگ جیت لے تو

مال غنیمت تو در کنار ملک کو بڑا زبر دست اقتصادی دھچکا لگتا ہے دوبارہ معیشت کو بحال کرنے کے لئے کئی سال لگ جاتے ہیں۔اس لئے کہ جنگوں میں استعمال ہونے والا اسلحہ انتہائی مہنگا ہوتا ہے۔

ٹیکس کا جواز۔بعض حضرات کا خیال ہے کہ ٹیکس جائز نہیں۔ان کی دلیل یہ ہے کہ حضور کا ارشاد ہے لا يدخل الجنة صاحب مكس وفى لفظ آخر ان صاحب المكس فى النار يعني العاشر وفى لفظ آخر اذا لقيتم عاشراً فاقتلوه ۔چونگی وصول کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

چونگی وصول کرنے والا آگ میں ہوگا یعنی عاشر جب تم عاشر کے ساتھ ملو تو اس کو قتل کرو لیکن اس سے مراد ظالمانہ ٹیکس ہیں نہ کہ عادلانہ ٹیکس حضرت عمرؓ نے مختلف مقامات پر مقرر کیئے تھے علاوہ ازیں مکس کا ایک معنی بیع میں قیمت گھٹانے کے بھی ہیں یعنی خرید و فروخت میں نقصان پہنچانا۔متعدد احتمالات کی وجہ سے ان احادیث سے ٹیکس کے عدم جواز پر استدلال صحیح نہیں۔یا ان احادیث میں محصول چونگی مراد ہے۔عمر بن عبدالعزیز نے چونگی ساری مملکت سے معاف کر دی اور عمال کو لکھا کہ وہ نجس ہے (تاریخ دعوت و عزیمت ج ا ص ۵۰)

اسی لئے قاضی ابی یعلی فرماتے ہیں۔فاما اعشار المنتقلة فى دار الاسلام من بلد الى بلد فمحرمة لايبيحها الشرع ولايسوغها اجتهاد ولا هى من سياسة العدل وقلما تكون الا فى البلاد الجائرة ایک شہر سے دوسرے شہر مال لے جاتے وقت لوکل ٹیکس شریعت،اجتہاد اور عادلانہ سیاست کے منافی ہے ان کا نفاذ ان شہروں میں ہوتا ہے جہاں ظلم ہو عدم جواز کی دوسری دلیل حدیث ہے اذا اديت زكواة مالك فقد قضيت ما عليك یعنی زکواۃ ادا کر دی تو مال کا حق ادا کر دیا۔لہذا زکواۃ کی ادائیگی کے بعد مال میں کسی قسم کا حق نہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ ٹیکس زکواۃ کے علاوہ مال کی وصولی ہے

اس کا جواب یہ ہے کہ زکواۃ کی ادائیگی کے بعد زکواۃ کی طرح باضابطہ مقرر ادائیگی مال میں نہیں ورنہ زکواۃ کے علاوہ مال میں حقوق ہیں جیسے محتاج والدین کا حق جب اولاد مالدار ہو بیوی کے حقوق مہمان کا حق، چوپایوں کا حق، عشر کا حق بیوی اور بچوں کے حقوق مسافر کا حق یہ حقوق باضابطہ نہیں جب ضرورت پیش آئے تو حسب ضرورت واجب ہوں گے حدیث کی شرح میں مولانا انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں الجمهور انه لا حق فى المال بعد اداء الزكواة وبعض السلف الى ان حقاآخر فى المال سوى الزكواة ولكنه غير منضبط وهو موكول الى راى المتبلى به وهو المختار جمہور کے نزدیک مال میں زکواۃ کی ادائیگی کے بعد کوئی حق نہیں لیکن بعض سلف کا قول کہ حق ہے لیکن زکواۃ کی طرح مقرر نہیں اور یہی پسندیدہ قول ہے حدیث الباب کا جواب یہ ہے واما حديث الباب فمراده انك قضيت ماعليك من الواجب من هذا النوع یعنی زکواۃ کا حق ادا کردیا یہ مطلب نہیں کہ مال میں دیگر حقوق باقی نہیں رہے قرآن مجید کی آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مال میں زکواۃ کے علاوہ حقوق ہیں ارشاد باری ہے۔وفى اموالهم حق للسائل والمحروم اور ان کے اموال میں سوالی اور غیر سوالی کا حق تھا (معارج) سوالی اور غیر سوالی کے ذکر سے معلوم ہوتا ہے کہ مال میں زکواۃ کے علاوہ حقوق ہیں۔اسلئے کہ زکواۃ کی ادائیگی کے لئے کسی کا مانگنا شرط نہیں بلکہ زکواۃ بن مانگے ادا کی جاتی ہے۔ابو بکر الجصاص فرماتے ہیں۔قال ابن عمر والحسن والشعبى و مجاهد هو حق سوى الزكواة واجب فى المال۔ابن عمر شعبی حسن اور مجاہد فرماتے ہیں کہ زکواۃ کے علاوہ مال میں حق واجب ہے

آیات سے استدلال وتعاونو اعلى البر والتقوىٰ اور آپس میں مدد کرو نیک کام اور پرہیز گاری پر (المائدہ) ٹیکس کا مقصد مفاد عامہ اور امداد باہمی ہے واعدوالهم مااستطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدوالله وعدو كم اور تیار کرو ان کی لڑائی کے واسطے جو کچھ جمع کر سکو قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے کہ اس کے

... (الانفال) یا ایها الذین امنوا اصبروا وصابروا
ورابطوا واتقوا الله لعلکم تفلحون۔ اے ایمان والو خود صبر کرو اور ...
کرو اور مقابلے کے لئے مضبوط رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم ...
(آل عمران)

وتجاهدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم اور تم ... اللہ کی راہ میں اپنے مال
اور اپنی جان سے (الصف)۔ ان آیات میں جہاد بالمال اور بالنفس کا ذکر ہے جہاد بالمال ...
یا تو لوگ خوشی کے ساتھ تعاون کریں گے یا پھر حاکم مالدار لوگوں پر ٹیکس لگا کر ...
عبارتوں میں علماء نے حکومت کی جو ذمہ داریاں ذکر کی ہیں ان کے لئے یہ آمدنی ...
جہادیں فراہم کرتی ہیں۔

احادیث سے استدلال۔ حضورؐ کے زمانے میں زکوٰۃ اور دیگر حقوق واجبہ کے علاوہ ...
کی شکل میں رقم کی وصولی حضرت کے علم میں نہیں۔ البتہ جہاد کے موقع پر حضورؐ کی ترغیب
سے صحابہ کرام نے دل کھول کر مالی تعاون فرمایا ایک موقع پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کل
اور حضرت عمرؓ نے آدھا مال پیش کیا انفاق کی صدقات ... کا مطالعہ کریں تو
معلوم ہوتا ہے کہ مال کا مقصد ہی انفاق ہے اسلام نے مال کے انفاق کے بارے میں جو
ترغیب دی ہے اس کے مقابلے میں مالدار پر ٹیکس مقرر کرنے کی کوئی حیثیت ہی نہیں ان
ترغیبات کو دیکھ کر مسلمان اپنا کل مال لٹانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام
اور ہمارے اسلاف نے ایسی مالی قربانیاں دی ہیں جن کی نظیر پیش کرنا مشکل ہے آج بھی اگر
مسلمانوں میں انفاق مال کا جذبہ پیدا ہو جائے تو شاید ٹیکس کی ضرورت ہی نہیں پڑتی میرے
خیال میں انفاق مال کے بارے میں انفاق کے معمول تو کبھی حکومت کے خزانے میں مال پہنچا
نہیں اسلئے کہ بیچ کے ایسے ... ہضم ہو جاتے ہیں جو اس مال کو شیر مادر کی طرح ہضم کر کے ...
تک نہیں لیتے اور اگر کچھ مال خزانے میں پہنچ جائے تو وہ اسراف، عیاشی، بنگلوں اور کلبوں کی

تو وہ جب لوگ یہی سوچتے ہیں کہ گورنمنٹ کو مال دیکر بھی کونسے نیکی کا ثواب ملنا
... مالدار لوگوں ... مگر دینی اداروں کو دل کھول کر تعاون کرتے ہیں
... معلوم ہے کہ ثواب مل رہا ہے اور مال بھی صحیح مصرف میں صرف ہو رہا ہے۔
... دینی اداروں کے بہر حال مشکل ہیں۔ لیکن اسکے باوجود بھی خوشی کے
... تعاون کرتے ہیں

فقہاء کی عبارات امام الحرمین الجوینی فرماتے ہیں ان الامام یکلف
الاغنیاء من بذل فضلات الاموال ما یحصل به الکفایة والغنة علی القائمة
بالجهاد فرض علی العباد فتوجه الاجتهاد علی الفحص الامکان والاجتهاد فی
... لاتتساهل فیه امام مالدار لوگوں کو ان کے زائد اموال کے خرچ کا ...
... سکتا ہے کیونکہ جہاد لوگوں پر فرض ہے تنی الامکان لشکروں کی تیاری
... میں ضروری ہے اس میں سستی نہیں کرنی چاہئے۔ الغیاثی ملخصہ والمنتخب
... فان کان فی بیت المال مال استمدت کفایتها من ذالک المال وان
... فی بیت المال مؤنت علی اموال کافة المسلمین۔ اگر مسلمانوں پر کوئی
... آئے جس کے لئے مال کی ضرورت ہو تو بیت المال سے مدد لی جائے گی۔ اگر
... المال میں رقم نہ ہو تو تمام مسلمانوں کے اموال سے اس کا تدارک کیا جائے گا
... امام شاطبی فرماتے ہیں۔ انا اذا قررنا اماما مطاعا مفتقرا الی تکثیر
الجنود لسد الثغور وحمایة الملک المتسع الاقطار وخلا بیت المال
وارتفعت حاجات الجند الی مالا یکفیهم فللامام اذا کان عدل ان یوظف علی
الاغنیاء ما یراه کافیا لهم فی الحال الی ان یظهر مال فی بیت المال۔ جب
... مملکت، سرحدات کے دفاع اور فوج کی توسیع کی طرف احتیاج پیدا ہو اور
بیت المال خالی ہو اور حاجت نہ پوری ہوتی ہو تو عادل امام مالدار لوگوں پر حسب ضرورت

ٹیکس لگائے- یہاں تک کہ بیت المال میں مال آجائے-(الاعتصام) امام قرطبی فرماتے ہیں
یجب فك الاساری من بیت المال فان لم یکن فهوفرض علی کافة المسلمین
-یعنی حضورؐ نے قیدیوں کے چھڑانے کا حکم دیا ہے جو مسلمانوں پر واجب ہے اگر بیت المال
میں مال نہ ہو تو تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے امام المرغینانی فرماتے ہیں غیر مملوک نہر جس کے
ساتھ تمام لوگوں کی مصلحت وابستہ ہو اس کا کھودنا اور بنانا بیت المال کے ذمہ ہے اگر بیت
المال خالی ہو تو امام لوگوں کو مجبور کرے گا- کہ اس نہر کو بناؤ تاکہ ان کی مصلحت فوت نہ ہو
اور کھدائی کی اجرت مالداروں پر ہوگی -فان لم یکن فی بیت المال شیئ فالامام
یجبر الناس علی کریه احیاء لمصلحة العامة آگے چل کر فرماتے ہیں یخرج
من کان یطیقه ویجعل مؤنته علی المیاسیر الذین لایطیقونه بانفسهم -
بادشاہ نہر کی کھدائی کیلئے ان اشخاص کا تقرر کرے گا جو کھدائی کا کام کر سکیں اور ان کی اجرت
ان مالداروں پر ہوگی جو خود کھدائی کا کام نہیں کر سکتے-(ہدایہ ج ٤ ص ٤٨٧)
صاحب ہدایہ کتاب الکفالۃ میں فرماتے ہیں- فان اریدبها مایکون ککری النهر
المشترك واجر الحارس المؤظف لتجهیز الجیش وفداء الاساری وغیرها-
جو محصول مشترک نہر کھودنے کے لئے پہرہ دینے والوں کی تنخواہ کے لئے فوجیوں کی اجرت
اور قیدیوں کے چھڑانے کے لئے حکومت عائد کرے - ابن الھمام وجہ بیان کرتے ہیں-
لانها واجبة علی کل مسلم موسر بایجاب طاعة ولی الامر فیمافیه مصلحة
المسلمین - یعنی ہر مالدار مسلمان پر اس محصول کا ادا کرنا واجب ہے کیونکہ حاکم کی
اطاعت اس امور میں واجب ہے جن میں مسلمانوں کی بھلائی ہو (فتح القدیر ج
6 ص 334) شاہ ولی اللہ دھلوی البدور البازغۃ میں فرماتے ہیں
ولما کان الامام واعوانه محصورین علی حوائج القوم وجب ان یکون
مؤنة معاشهم علی المدینة لانهم اجراء یعملون العمل النافع لهم کمثل سائر
الا جراء فاذن لابد من جبایة الاموال من المدینة والیراع الامام فی ذالك

بالعدل ولیجتنب الجور والاغتصاب والمصادرة ولیجعل زالك سنة تکفی
الاعوان ولایضرهم و ذالك یختلف با ختلاف الاشخاص ولیجعل
سنة الاعوان الیه بیا یجتمع فیه لیکون عدة لنوائبهم (ص 113) جب
المال الذی یجبی اور اس کے مددگار (حکومتی عملہ) رعایا کے کاموں میں مشغول ہوں تو ان کا خرچہ مدینہ یعنی
اہل مدینہ پر واجب ہے اس لئے کہ بادشاہ اور اس کے اعوان اہل شہر کے عمل نافع میں بمنزلہ
مزدور ہیں پس اہل مدینہ پر ٹیکس لازم کرنا ضروری ہے لیکن اس نفاذ ٹیکس میں امام عدل سے
کام لے گا- ظلم، غصب، اور مصادرة سے اجتناب کرے گا اور اپنے مددگاروں کی ضرورت
کے مطابق لے گا اور لوگوں کو ضرر نہیں دے گا اور یہ ٹیکس سب لوگوں پر ایک جیسا نہیں
کیونکہ لوگ مختلف قسم کے ہوتے ہیں اور حاصل کردہ ٹیکس کے لئے خزانہ بنائے گا تاکہ
بوقت ضرورت کام آئے حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں - ولماکان الملك واعوانه
عاملین للمدینة عملاً نافعاً وجب ان یکون رزقهم علیها ولا بد ان یکون
الجبایة العشور والخراج سنة عادلة لاتضربهم قدکفت الحاجة ولا ینبغی ان
یضرب علی کل احد وفی کل مال والامر ما اجمعت ملوك الامم من مشارق
الارض ومغاربها ان تکون الجبایة من اهل الدثور القناطیر المقنطرة ومن
الاموال النامیة کماشیة متناسلة وزراعة وتجارة فان احتیج الی اکثر من ذالك
فعلی رؤس الکاسبین (ج 46) جب بادشاہ اور اس کے معاونین اہل مدینہ کے عمل نافع
میں مشغول ہوں تو ان کا رزق اہل مدینہ پر واجب ہے ان عشور اور خراج کے تقرر میں عدل
کو اختیار کرے لوگوں کو ضرر نہ دے اور مناسب نہیں کہ ہر شخص پر اور ہر مال میں ٹیکس
لگائے بات یہ ہی کہ مشرق اور مغرب کے بادشاہوں کا اس پر اجماع ہے کہ ٹیکس
مالداروں سے اور جمع شدہ خزانوں سے لیا جائے اور مال نامی ہو جیسے نسل بڑھانے والے جانور
کاشتکاری اور تجارت اور اگر مزید مال کی ضرورت ہو تو پیشہ وروں پر ٹیکس کا نفاذ ہوگا-
فقہائے کرام کی ان عبارتوں سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے (۱) ٹیکس کا نفاذ جائز ہے (۲) ٹیکس ایک

Scanned with CamScanner

ہنگامی وقتی ضرورت ہے (۳) ٹیکس بقدر ضرورت وصول کیا جائے گا (۴) ...
وصول کیا جائے گا (۵) ٹیکس عادلانہ ہوگا (٦) ہر مال سے نہیں بلکہ مال نامی ...
کی صلاحیت ہو یا بالفصل بڑھ رہا ہو) سے وصول کیا جائے گا (۷) ٹیکس ...
اگر چہ آدمی مالدار ہو (۸) اس کا لزوم بادشاہ وقت کے نفاذ کے ساتھ ہوگا (۹) ...
کے ساتھ کسی پر ظلم نہیں ہوگا (۱۰) اس کا نفاذ بادشاہ اور اس کے اعوان کی ...
اسراف کے لئے نہیں بلکہ رعایا کے مفاد کی خاطر ہوگا۔

فقہی قواعد سے استدلال الضرر الاشد يزال بالضرر الاخف ...
سے بچنے کے لئے چھوٹی مصیبت برداشت کرنی پڑتی ہے امام غزالی نے اس قاعدہ ...
ٹیکس کے جواز کا حکم دیا ہے اس قاعدہ کی تفریع میں یہ مسئلہ مذکور ہے وجوب النفقة ...
مال الموسرين لاصولهم وفروعهم مالدار لوگوں کے مال میں ان کے اصول ...
دادا) اور فروع (اولاد) کے لئے نفقہ واجب ہے

(۲) الضرورات تبيح المحظورات ضرورت ممنوع کو جائز کر دیتی ہے

(۳) التصرف على الرعية منوط بالمصلحة — رعایا میں تصرف مصلحت ...
ہوگا۔ اس قاعدہ کی تشریح میں احمد الزرقاء لکھتے ہیں

ان نفاذ تصرف الراعى على الرعية ولزومه عليهم شاؤا اوابوا
ومتوقف على وجود الثمرة والمنفعة فى ضمن تصرفه دينية كانت
دينوية فان تضمن منفعة ما وجب عليهم تنفيذه والاردلان ...
ناظر — راعی (نگہبان) کا تصرف رعایا پر رعایا چاہے یا نہ چاہے یہ مصلحت اور ...
موقوف ہے فائدہ عام ہے دینی ہو یا دینوی اگر کسی حکم کے نفاذ میں فائدہ ہو تو نفاذ واجب ...
ورنہ نہیں کیونکہ راعی میں شفقت ہوتی ہے راعی کے بارے میں لکھتے ہیں۔ عاماً ...
كالسلطان اعظم او خاصاً كمن دونه من العمال — راعی عام ہے جیسے وزیر ...

... کم گورنر وغیرہ اس قاعدہ سے واضح ہوا کہ مفاد عامہ کی خاطر بادشاہ اور گورنر وغیرہ
اس ... ٹیکس نافذ کر سکتا ہے۔

ٹیکس کی ادائیگی کے ساتھ زکواۃ سے ذمہ فارغ نہیں ہوتا

... ٹیکس کی ادائیگی کے ساتھ زکواۃ کے ساتھ زکواۃ ساقط نہیں
... زکواۃ اور ٹیکس میں فرق ہے۔ ٹیکس زکواۃ کے مال کے علاوہ مال میں ایک حق ہے جیسے مال میں زکواۃ کے علاوہ
... اسلئے کہ ٹیکس زکواۃ کے علاوہ ہے دکتور وھبۃ الزحیلی فرماتے ہیں۔ زکواۃ ٹیکس
... وہ حقوق ہیں ان حقوق کی ادائیگی زکواۃ کے علاوہ ہے دکتور وھبۃ الزحیلی فرماتے ہیں ۔ زکواۃ ٹیکس
... قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ زکواۃ مسلمان پر فرض عبادت اور مال کا شکریہ ہے جبکہ ٹیکس میں
... لازمی ہیں زکواۃ میں نیت شرط ہے اور ٹیکس میں نہیں زکواۃ کو شریعت نے ایک اندازے
... مقرر کیا ہے اور ٹیکس بادشاہ کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے زکواۃ دائمی حق ہے جبکہ ٹیکس
... ہنگامی ضرورت ہے زکواۃ کے اپنے خاص مصارف ہیں فقیر مسکین وغیرہ اور ٹیکس ریاستی
... ضروریات میں خرچ ہوتا ہے

ٹیکس چوری صحیح عادلانہ ٹیکس کے نفاذ کے بعد ٹیکس چوری جائز نہیں کیونکہ ملکی معیشت
... ملک اور مفاد عامہ کو سخت نقصان ملے گا امیر کی اطاعت بھی واجب ہوتی ہے فتح القدیر
کی عبارت گزر چکی ہے۔ لہذا ٹیکس چوری قانونی اور شرعی جرم ہوگا

ٹیکس کا طریقہ کار — ٹیکس دراصل حالات کا نتیجہ ہے مقاصد شریعت کی رعایت
کیلئے نافذ کیا جاتا ہے آج کل کے دور میں ٹیکس کی ضرورت ہنگامی اور وقتی نہیں بلکہ
... دائمی ضرورت ہے اسلئے اس کے مستقل نفاذ کی ضرورت ہے ہماری حکومتیں حالات اور
... شریعت سے ناواقف ہیں ہر شي اور ہر شخص پر ٹیکس عائد کرتی ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں یہ
... چاہیے کہ مسلمان ٹیکس کی ادائیگی کے ساتھ بیوی بچوں کا نفقہ، زکواۃ، حج، قربانی، صدقہ
... خیرات، جہاد بالمال، دینی اور دنیاوی رفاہی اداروں کے تعاون جیسے اہم امور میں رقم خوشی کے
ساتھ اور حصول ثواب کیلئے خرچ کر رہا ہے۔ یورپ میں رفاہی اداروں کے علاوہ اور کوئی

مصرف نہیں ہوتا اسلیئے وہ لوگ خوشی کے ساتھ ٹیکس ادا کرتے ہیں شریعت …

مال کی جو لازمی صورتیں مقرر کی ہیں ان میں ایسی شرائط ہیں کہ مسلمان …

دیوالیہ نہیں ہوتا (زکواۃ، حج، قربانی اور فطرانہ وغیرہ ہر ایک پر لازمی نہیں …

نہیں تو ٹیکس کیسے ہر شخص اور ہر شئی پر لازم ہوگا

بلاواسطہ ٹیکس بالواسطہ ٹیکس یکسر ختم کردیئے جائیں اسلیئے کہ اس کا بوجھ …

عوام ادا کرتے ہیں یہ ٹیکس کاروباری لوگ اشیاء کی قیمتوں میں ضم کردیتے ہیں …

کا بوجھ صرف مالدار پر آئے گا - زکواۃ، حج، قربانی اور صدقہ فطر کی رقم کا بوجھ مالدار …

پر نہیں ڈالتے بلکہ اپنی کمائی سے ادا کرتے ہیں

تجاویز (۱) ٹیکس وصول کرنے والے اداروں کی نگرانی اور تطہیر انتہائی ضروری ہے …

ٹیکس کی اکثر رقم خزانے میں پہنچنے سے پہلے یہ ادارے ہڑپ کرجاتے ہیں

(۲) مالدار لوگوں کے سونا، چاندی، نقدی اور مال تجارت پر ایک فیصد فکس ٹیکس …
جائے

(۳) ڈھائی فیصد زکواۃ کی وصولی کے لئے بھی نظام وضع کیا جائے

(۴) زکواۃ کی رقم کو اپنے مصارف میں لگایا جائے ہر شہر میں اتنے مالدار ہوتے ہیں …
رقم کو اگر صحیح طور پر واقعی غرباء میں تقسیم کیا جائے تو اکثر غرباء کی تعلیم اور صحت …
حل ہوسکتا ہے

(۵) ٹیکس کی جمع شدہ رقم کو واقعی ملکی ضروریات میں خرچ کیا جائے - لوگوں نے خواہشات …
نام ضرورت رکھ لیا ہے بنگلہ اور گملہ ضرورت نہیں عیاشی اور اسراف ضرورت نہیں …
ہے سرکاری خزانے سے حج، عمرہ ادا کرنا گناہ ہے اگر سرکاری سطح پر عیاشی اور اسراف …
رہے گی تو نہ لوگ ٹیکس دیں گے اور نہ علماء ٹیکس کے جواز کا فتوی دیں گے

(۶) لوگوں کو جائز کاروبار اور کمائی کا مکمل اختیار دیا جائے ناجائز پابندیاں ختم کردی …

کاروباری مشکلات کو دور کیا جائے

(۷) کرپشن کا مکمل خاتمہ ضرور ہے

(۸) لوگوں کو جان و مال کا مکمل تحفظ دیا جائے اگر کسی کا مال محفوظ نہیں تو وہ ٹیکس کیوں دے
پولیس ٹیکس کے رقم سے پل رہی ہے وہ چور اور ڈاکو بن جائے تو ٹیکس کا فائدہ کیا ہوا جو
چوکیدار چور اور ڈاکو کی رکھوالی شروع کردے اس کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ تنخواہ وصول
کرے بلکہ اس کو نوکری سے نکال دینا چاہئیے

(۹) مال کی ملکیت اور تحدید پر پابندی نہیں لگانی چاہئیے بلکہ مالک مال کو یہ باور کرائیں کہ یہ
صرف تیرا مال ہے - تیرا مال کوئی بھی ناجائز طریقہ سے ہڑپ نہیں کرسکتا

(۱۰) لوٹی ہوئی رقم سرکاری خزانے میں لوٹائی جائے -

(۱۱) بیرون ملک کے بنکوں میں رکھی ہوئی دولت اپنے ملک لوٹائی جائے

(۱۲) احتساب کا محکمہ ہر وقت چوکس رہے اور ہر ایک کا ہر وقت احتساب کرتا رہے - تاکہ
کوئی بدعنوانی نہ کرسکے

(۱۳) بیروزگاروں کو ٹیکس کی رقم سے گزارہ الاؤنس ہر ماہ دیا جائے

(۱۴) جس غنی پر کوئی مالی آفت آئے اس کا تدارک بھی ضروری ہے

(۱۵) ہر ضلع میں ایسا ہسپتال ضروری ہے کہ ضلع کا مریض دوسرے ضلع کے ہسپتال کا رخ نہ
کرے

(۱۶) مالدار غیر مسلموں سے بھی انصاف کے ساتھ ٹیکس وصول کیا جائے

(۱۷) دوسرے ممالک کے وہ لوگ جو ویزا یا بغیر ویزا کے ہمارے ملک میں کاروبار کررہے ہیں
ان سے بھی ٹیکس وصول کیا جائے اسلیئے کہ فقہ کی کتابوں میں عشور کا جو ذکر ہے تو عاشر
مسلمان، ذمی، حربی اور مستامن سے عشر وصول کرتا تھا مسلمان سے ربع عشر (چالیسواں) ذمی
سے نصف عشر (بیسواں) اور حربی سے عشر (دسواں) حصہ وصول کیا جاتا تھا

(۱۸) لوگوں کی دولت معلوم کرنے کے لئے چیک اور رسید کو رواج دینا چاہئیے

(۱۹)انکم ٹیکس، دولت ٹیکس، ٹریڈ ٹیکس، سیلز ٹیکس، آبکاری ٹیکس، زراعت ٹیکس، ...
، محصول، ٹول ٹیکس، جائیداد ٹیکس، وراثت ٹیکس کو ختم کیا جائے

(۲۰)گاڑیوں کا ٹیکس اس فکس ٹیکس کے علاوہ ہو گا - اگر ایک شخص اپنی کار لاری اور ...
لئے گیراج، چوکیدار، ڈرائیور، کنڈیکٹر کا بندوبست کرتا ہے تو سڑک کا بندوبست ...
ضروری ہے اس لئے کہ گاڑی بغیر روڈ کے دوڑ نہیں سکتی - لیکن روڈ ایک ایسی ضرورت ...
انفرادی سطح پر پوری نہیں کی جاسکتی - اس کے لئے گاڑیوں کے اجتماعی ٹیکس ہی سے ...
ہو گا - حضرت عمرؓ کا فرمان ہے لوترکتم لبعتم اولادکم (هدایه ج ٤ ص ٤٨٧)
تم اپنے اختیار پر چھوڑ دیئے جاؤ تو اپنی اولاد کو فروخت کر ڈالو گے - اس لئے کہ بعض ...
خود قائم کرنا مشکل اور ناجائز ہوتی ہیں -

(۲۱)اگر تجویز کردہ فکس ٹیکس کے علاوہ دیگر رائج ٹیکسوں کو ختم نہ کیا تو ایک آدمی ایک ...
میں کئی قسم کے ٹیکس ادا کرے گا یہ انصاف نہیں بلکہ ظلم ہے

(۲۲)ٹیکس سال میں ایک مرتبہ ادا کرنا ہو گا

(۲۳)بھاری تنخواہیں کم کی جائیں

غنی کی تعریف - ٹیکس کا نفاذ چونکہ صرف غنی (مالدار) پر ہو گا اس لئے یہ معلوم ...
چاہیئے کہ غنی کون ہے -

وہ صاحب نصاب شخص جس کی ملکیت میں ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی ...
، یا اس کی قیمت کا نقد روپیہ یا سامان تجارت ہو - یا ان چاروں اشیاء میں سے بعض یا سب ...
مجموعہ مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو -
مذکورہ مقدار کے مال پر سال گزر جائے اور مالک کی کوئی حاجت اصلی نہ ہو

حاجات اصلیہ - اپنے اور اپنے اہل و عیال اور زیر کفالت رشتہ داروں کے روز مرہ ...
اخراجات

(۱) ... رہائشی مکان، بقدر حاجت کپڑے، سواری اور آلات
(۲) حاجات اصلیہ کی تعین حالات، اشخاص اور علاقہ کی وجہ سے مختلف ہو سکتی ہے

ضرورت - نفاذ ٹیکس کی اصل علت ضرورت ہے - اس کی تشریح ضروری ہے - کسی امر ...
... بارے میں یہ متعین کرنا کہ ضروری ہے یہ نہایت نازک اور احتیاط اور دقت نظر پر مبنی ...
... اپنے زمانے کے حالات کو پیش نظر رکھ کر علماء اور اہل بصیرت یہ فیصلہ کریں گے - اس ...
... کہ ضرورت کی وجہ سے ناجائز جائز ہو جاتا ہے - علامہ شاطبی فرماتے ہیں - فاما ...
... ضرورية فمعناها أنها لابدمنها فی قیام مصالح الدین والدنیا بحیث اذا ...
... لم تجر مصالح الدنیا علی استقامة بل علی فساد وتهارج وفوت حیاة ...
... الاخری فوت النجاة والنعیم والرجوع بالخسران المبین (الموافقات ج ...
... ۷) جس کے بغیر دینی یا دنیاوی مصلحت کا قیام ناممکن ہو بلکہ دنیا میں نقصان اور موت ...
... (یقینی یا غالب گمان) ہو - اور آخرت میں نعمت اور نجات سے محرومی اور کھلے نقصان کے ...
... رجوع ہو - فرماتے ہیں و مجموع الضروریات خمسة وهی حفظ الدین،
... النفس، والنسل، والمال والعقل - شرعی احکامات پر عمل سے یہ پانچ مقاصد پورے ...
... ہوتے ہیں - جو امور ان مقاصد کے حصول کے لئے اس قدر ناگزیر ہوں کہ ان کے فقدان ...
... سے ان مقاصد کے فوت ہو جانے کا یقین یا غالب گمان ہو تو وہ ضرورت ہیں
... ضروری امر کو اپناتے وقت ذیل کے امور کا لحاظ ضروری ہے
(۱) حاجت کے وقت حرام کی اباحت کے میں دفع مضرت مقصود ہو نہ کہ جلب منفعت
(۲) مقصد کے حصول کے لئے کوئی جائز متبادل راستہ موجود نہ ہو
(۳) حاجت کے مطابق ثابت حکم بقدر حاجت ہو گا
(۴) کسی فساد کو دور کرنے کے لئے اس پر عمل سے بڑا فساد لازم نہ آتا ہو
(۵) حاجت ہو واقعی ہو موھوم نہ ہو

(اہم فقہی فیصلے)

ایک ضروری وضاحت فکس ٹیکس کے نفاذ کے لئے اموال ظاہرہ اور باطنہ

کرنا ہو گا حضورؐ اور شیخین کے زمانہ میں اموال ظاہرہ اور باطنہ کی تفریق نہ تھی

ختم کرنے کے لئے لوگ بنک میں رقم رکھیں گے جبکہ سودی نظام نہ ہو اور حکومت

کا تحفظ فراہم کرے گی اب ایسی رقم سے زکواۃ اور ٹیکس کا وصول کرنا آسان ہو گا

، چاندی اور اس کا زیور گھروں کی چیز ہے اس کے بارے میں گھر گھر کی تلاش اور تجسس

نہیں اس تفتیش کے حرج کی وجہ سے ان کا شمار اموال باطنہ میں ہوتا ہے ان اموال کی

دیانتدار پر چھوڑ دیا جائے جس طرح مالک ان اموال سے زکواۃ ادا کرتا ہے ٹیکس بھی

ادا کرے گا

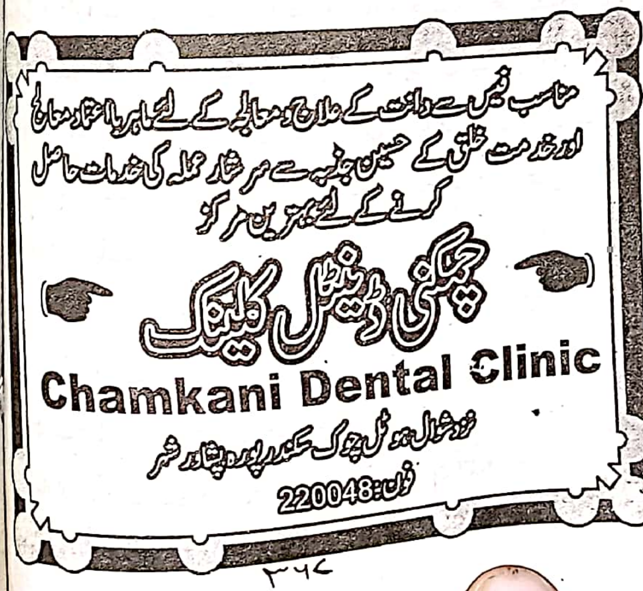

تقریب یوم سرپرستان

مولانا تحمید اللہ

ہر سال جامعہ میں یوم سرپرستان کی تقریب کا انعقاد ہوتا ہے امسال بھی یوم سرپرستان کی تقریب بروز اتوار ۳۰ جولائی منعقد ہوئی - تقریب میں جامعہ کے تمام طلبہ کرام کے سرپرست حضرات کو مدعو کیا جاتا ہے - تاکہ وہ تشریف لا کر اپنے بچوں کی پڑھائی، قابلیت اور تربیت وغیرہ سے آگاہی حاصل کر سکیں -

تقریب کا افتتاح درجہ رابعہ کے طالب علم قاری طلحہ وصیف اور شعبہ حفظ کے طالب علم عبدالماجد نے تلاوت کلام پاک سے کیا - تلاوت کے بعد تقریب کی صدارت کیلئے جامعہ کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب نامزد کر دئے گئے -

مہمان خصوصی دارالعلوم حقانیہ کے سابق شیخ الحدیث و مفتی حضرت مولانا محمد فرید صاحب دامت برکاتہم اور دارالعلوم حقانیہ کے استاذ حدیث حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب دیروی تھے - اس موقع پر طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ بھی ہوا - تقریری مقابلہ کے منصفی کے فرائض مولانا اکرام اللہ جان قاسمی صاحب فاضل دیوبند لیکچرار کامرس کالج مردان، محترم جناب اکرام اللہ صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل مرکزی وزارت مذہبی امور اور محترم جناب ڈاکٹر سعید اللہ جان صاحب نے سرانجام دیئے - تقریری مقابلہ تقریباً ساڑھے تین گھنٹوں تک جاری رہا جس میں مختلف موضوعات (N.R.D.F) اسلامی شریعت کی خصوصیات - میڈیا کی یلغار اسلامی اقدار کیلئے چیلنج، مدارس کا کردار اور اس کے خلاف یہودیوں کی سازش، یورپی اقوام کی اسلام کے خلاف کوششیں، اسلام کا اقتصادی نظام اور کیبل نیٹ ورک کی تباہ کاریاں وغیرہ پر مختلف زبانوں عربی، فارسی، اردو، پشتو اور انگریزی میں تقاریر ہوئیں - دوران تقاریر وقفوں کے ساتھ نعتیں، اردو اور عربی کی نظمیں بھی پڑھی گئیں - تقاریر کے آخر میں حافظ محمد امین صاحب کی نعت اور ترانہ دارالعلوم دیوبند جامعہ کے تین طلبہ نے ایک ساتھ

بڑے ترنم سے پڑھا اور حاضرین سے داد تحسین حاصل کی۔
آخر میں ناظم تعلیمات مولانا حسین احمد صاحب جامعہ کے مدیر حضرت مفتی غلام الرحمٰن
صاحب سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب نے تقاریر اور
خصوصی استاذ حدیث حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب دیروی نے اختتامی کلمات فرمائے۔

جامعہ کے ناظم تعلیمات مولانا حسین احمد صاحب کی تقریر

موصوف نے تقریر شروع کرنے سے پہلے اپنی اور اساتذہ کرام کی طرف سے مہمانان
سرپرستان کا شکریہ ادا کیا کہ آپ کی تشریف آوری نے تقریب کو رونق بخشی۔اس موقع
یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ طلبہ کے سرپرست حضرات اور معاونین و مخلصین اور تمام مہمانان
گرامی کے سامنے چند معروضات پیش کروں کہ جامعہ عثمانیہ میں طلبہ کو کیا پڑھایا جا رہا ہے
انہیں کیا سکھایا جا رہا ہے۔اس کا بیان کرنا اس لئے ضروری ہے کہ آپ حضرات کو اپنے بچوں
کے بارے میں علم ہو کہ ہمارے بچے کیا سیکھ رہے ہیں اور اس لئے بھی کہ مدارس عربیہ کے
خلاف زبردست پروپیگنڈہ ہو رہا ہے۔ مغرب اور اس کے حواری حکمران اور ان کے وظیفہ
خوار یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ یہ مدرسے دہشت گردی کے مراکز ہیں۔بنیاد پرستی کے
مراکز ہیں، ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں اور یہ لوگ ہمیں آگے جانے نہیں دیتے۔ہم اپنی
وسعت کے مطابق اس پروپیگنڈہ کے توڑ کیلئے مکلّف ہیں کہ آپ کو بتائیں اور ان حضرات
جو یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں یہ آواز پہنچائیں کہ مدارس میں کیا ہو رہا ہے اور مدارس کے طلبہ
کو کیا کچھ سکھایا جا رہا ہے۔

مدارس کے بے چارے طلبہ دہشت گردی سیکھنے کے لئے کہاں فارغ ہیں۔ان
کے شب و روز تعلیم و تعلم میں گزرتے ہیں۔وہ یہاں دہشت گرد بننے کے لئے نہیں بلکہ ایک
بہترین انسان بننے کے لئے قوم کے رہنما اور خیر خواہ بننے کے لئے آئے ہیں۔الحمد للہ ثم الحمد
للہ مدارس آج اپنے کردار میں کامیاب ہیں۔مدارس نے آپ کو مصلح، دیندار، دیانت دار اور

محب وطن افراد دیئے ہیں انشاء اللہ اس میں مزید ترقی آئے گی اور مغرب کا پروپیگنڈہ خاک
میں مل جائے گا مدارس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اس لئے مدرسہ کی حفاظت اللہ تبارک و تعالیٰ فرما
رہے ہیں۔مدارس میں طلبہ دہشت گردی کہاں سیکھ سکتے ہیں۔میں جامعہ عثمانیہ کے طلبہ کا
شب و روز کے معمولات آپ کے سامنے عرض کرتا ہوں۔اس کے بعد جامعہ کے ناظم
تعلیمات مولانا حسین احمد صاحب نے طلبہ کے روزانہ معمولات تفصیل کے ساتھ بیان کیے
اور فرمایا کہ طلبہ فجر نماز کے بعد تلاوت کرتے ہیں۔ تلاوت کے بعد ناشتہ اور ناشتہ کرنے
کے بعد پڑھائی شروع ہو جاتی ہے۔دوپہر کھانا کھانے کے بعد موسم کے مطابق آرام کیلئے
وقت دیا جاتا ہے۔ظہر کی نماز سے عصر کی نماز تک تکرار اور مطالعہ ہوتا ہے۔ عصر سے
مغرب تک کھیل کا وقت ہوتا ہے جبکہ مغرب سے لیکر رات کے ساڑھے دس بجے تک پھر
تکرار اور مطالعہ ہوا کرتا ہے۔یہ ان طلبہ کے معمولات ہوتے ہیں یہاں پر نہ کوئی کلاشنکوف
ہے اور نہ یہاں دہشت گردی سکھانے کے لئے کوئی دہشت گرد ہے۔ لیکن اس کے باوجود
مدارس کے خلاف ایک بہت بڑا پروپیگنڈہ ہے۔ حکومت کو مدارس عربیہ کا مشکور و ممنون ہونا
چاہیے تھا۔مدارس کو چلانے والے ان علماء کرام کو خراج تحسین پیش کرنی چاہیئے تھی اور ان کا
شکر گزار ہونا چاہیئے تھا کہ یہ مدارس حکومت کے ساتھ بہت بڑا تعاون کر رہے ہیں۔شرح
خواندگی میں اضافہ کر رہا ہے کیا یہ تعلیم نہیں ہے؟ حکومت کی کوشش ہے کہ شرح خواندگی
میں اضافہ ہو۔مدارس قومی خزانے سے کوئی ایک پائی لئے بغیر حکومت کے ساتھ تعاون کر
رہے ہیں۔لاکھوں طلبہ حکومت کا ایک پیسہ لئے بغیر اور حکومت کا ایک پیسہ کھائے بغیر ان
مدارس میں تعلیمی زیور سے آراستہ ہو رہے ہیں۔مدارس عربیہ کے طلبہ کے بارے میں آپ
نے کبھی نہیں سنا ہوگا کہ کالج اور یونیورسٹیوں کی طرح یہاں بھی طلبہ کے اندر مختلف
تنظیمیں ہیں اور وہ مختلف سیاسی جماعتوں کے تحت چل رہی ہیں اور ان تنظیموں کے درمیان
کوئی رقابت ہو۔ایک دوسرے کے ساتھ مخالف ہوں ان کے پاس کلاشنکوفیں ہوں۔ خنجر
ہوں اور ایک دوسرے کے ساتھ پنجہ آزمائی ہو۔ یہاں یہ امن و آشتی کے علمبردار مدرسہ

Scanned with CamScanner

کے اندر بھی رہتے ہیں تو امن کے ساتھ - بھائی چارے کے ساتھ
ساتھ اور باہر نکل کر بھی انہیں اخلاق کی تعلیم دیا کرتے ہیں - آپ نے کبھی
مدرسہ کے طلبہ سڑک پر نکلیں - گاڑیاں جلادیں - سڑکیں بلاک کردیں - قومی
قومی املاک کو نقصان پہنچائیں - مدارس عربیہ کے طلبہ ان چیزوں میں
مدارس عربیہ کے یہ طلبہ جس طرح میں نے عرض کیا تھا اپنے علم کے
حکومت سے ایک پیسہ نہیں لیتے - مدارس عربیہ ان غریب مسلمانوں کے
اور ... روپے کے چندہ سے چلتے ہیں - اور اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں تھوڑے
میں برکت عطا فرماتے ہیں - ہزاروں طلبہ یہاں سے علم حاصل کر کے نکلتے ہیں
کر اچھے اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں - دینداری کو عام کرتے ہیں - دیانتداری
کی تعلیم دیتے ہیں - قرآن اور حدیث میں اور ہے کیا - اللہ تعالیٰ کی معرفت
اللہ کی مبارک سنتوں پر خود چلنا اور دوسروں کو اس پر چلنے کی تعلیم دینا اور اچھے اخلاق
یہ طلبہ باہر نکل کر اپنے یہ فرائض ادا کرتے ہیں - حکومت نے اگرچہ مدارس کی اسناد
دیتا ہے لیکن اس کے باوجود مدارس عربیہ کے فضلاء کو کبھی آپ نے نہیں دیکھا ہوگا
نے بے روزگار کیمپ لگا رکھے ہوں - حکومت کے لئے رسوائی کا باعث بن رہے ہوں
کوئی حرکت مدارس کے طلبہ نہیں کرتے بلکہ مدارس عربیہ کے فضلاء اللہ تبارک وتعالیٰ
توکل اور بھروسہ رکھتے ہیں - رزاق اللہ تعالیٰ کو ہی سمجھتے ہیں مدارس سے نکل کر اللہ
دین کی تعلیم وتعلم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دست غیب سے انکی ضروریات پوری کرتے
حکومت سے روزگار کا کبھی بھی مطالبہ نہیں کیا - بلکہ حکومت کے ساتھ ایک اور طرح کا
تعاون ہے - مدارس عربیہ کے یہ فضلاء یونیورسٹیوں میں، کالجوں میں، مسلح افواج اور
طرح دوسرے سرکاری اداروں میں جاکر دین کی تعلیم عام کرتے ہیں - انہی اداروں
دوسرے جو ملازمین ہوتے ہیں، قومی خزانے سے ان پر لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں
تب وہ ملازمت کرتے ہیں - لیکچرار اور پروفیسر بنتے ہیں - مدارس ان کو مفت میں لیکچرار

... کر عطا کرتے ہیں - حکومت ان کی ممنون ہونی چاہئے تھی - لیکن اصل بات یہ
... مغرب کی آنکھوں میں اسلام کھٹک رہا ہے اس کو یہ معلوم ہے کہ یہ مدارس اسلام کی راہ
... دینی مدارس ہیں جب تک ان کا قلع قمع نہیں کیا جائے گا
... نہیں ہوں گے - لیکن جس طرح ایک طالب علم
... اپنے مقاصد میں کامیاب
... میں بھی ایک شعر پڑھ کر اپنے جذبات کا اظہار کروں گا -

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

... مغرب ایڑی چوٹی کا زور لگائے اور یہ حکمران جو چاہیں کرلیں - اللہ تعالیٰ کے فضل
... کے راستے میں چلنے والے یہ ادارے انشاء اللہ ترقی کی راہ پر گامزن ہیں - جو یہ ترقی
... گے وہ اپنے مقاصد سے پیچھے نہیں ہٹیں گے

اس کے بعد موصوف نے جامعہ میں داخلے کا معیار، جامعہ کا نصاب، تعلیمی زبان،
... کا طریقہ کار، امتحانات کا انتظام، طلبہ کی تربیت، اخلاق اور جامعہ کی تعطیلات کی
... بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ مدارس پر دہشت گردی کے جو الزامات ہیں بالکل بے
... ہیں - اور ان الزامات کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اللہ تعالیٰ تمام مدارس کو
... امان میں رکھے -

... کے مہتمم حضرت مفتی غلام الرحمن صاحب

حضرت مفتی صاحب نے خطبہ مسنونہ کے بعد مہمانان کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ
... آواز پر لبیک کہنے والو، گرمی کے موسم میں اپنی مصروفیات کو چھوڑ کر ہماری حوصلہ
... کے لئے آپ تشریف لائے - رب کائنات ہمارے اور آپ کی اس رفاقت کو اپنی
... بنائے - مجھے یہ احساس ہے کہ ۹ بجے سے آپ بیٹھے ہیں اور پانچ گھنٹے مسلسل بیٹھنا
... وقت ہے - خلوص ومحبت سے آپ بیٹھے ہوئے ہیں -

قدردان گرامی! اس محفل و مجلس کی رونق میرے بڑوں، میرے اساتذہ اور مشائخ [illegible]
سے ہوئی ہے حضرت مفتی صاحب میرے استاد اور مرشد ہیں تشریف فرما ہیں اور [illegible]
میرے استاد حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب دیروی اسی طرح سرپرست اعلیٰ حضرت [illegible]
صاحب دوسرے علماء کرام اور پشاور کے علماء کرام تشریف فرما ہیں جامعہ کے تعلیمی [illegible]
جامعہ کے ناظم تعلیمات مولانا حسین احمد صاحب اور رفیق محترم حاجی غیاث الاسلام صاحب [illegible]
نے پیش کئے۔ بچوں کی تقاریر کے دوران مجمع پر میری نظر تھی۔ جو بچہ اٹھتا اور تقریر [illegible]
کرتا تو باپ کے جذبات قابل دید تھے۔ باپ جس وقت اپنے بچے کا ثمرہ دیکھ رہا تھا تو میں [illegible]
بہت سے ایسے چہروں کو دیکھا کہ زیادہ خوشی کی وجہ سے انکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے [illegible]
تھے میں عرض کروں کہ آپکی خوشحالی صرف آپکے بچے کے لئے تھی اسکے ساتھ میری [illegible]
خوشحالی ہر ایک بچے کیلئے تھی اور ہر ایک بچے کو اپنا بچہ سمجھ کر خوشحال ہوتا۔ جس طرح کہ [illegible]
اپنے بچے کی تقریر سے لطف اندوز ہوئے اور رب کائنات کا شکریہ ادا کیا تو میں ہر ہر بچے کی
تقریر پر لطف اندوز ہو کر رب کائنات کا شکریہ ادا کرتا رہا اللہ تعالیٰ ان بچوں کو ہمیشہ کیلئے
کامیاب و کامران رکھے۔ جامعہ عثمانیہ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے [illegible]
معاشرہ میں خوددار علماء اللہ تعالیٰ کے مقدس دین کے لئے رجال کار کی ایک کیمپ تیار
ہو جائے یہی بنیادی مقصد ہے اور اسی بنیادی مقصد کیلئے تگ و دو جاری ہے اور اس بنیادی مقصد
کیلئے آپ نے اپنے دل کے ٹکڑے (بچے) کو اس مادہ پرستی کی دور میں لا کر اس چاردیواری کے
حوالے کیا۔ ہم تمام اس ہدف اور مقصد میں شریک ہیں

میرے معزز مسلمان بھائیو! رب کائنات کی بڑی مہربانی ہے کہ الحمدللہ جامعہ عثمانیہ کو اساتذہ کرام کا ایک گلدستہ ملا ہے ہر "گل را رنگ و بوئے دیگر است"، ہر ایک کا [illegible] ایک اخلاص اور محنت ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ ساری محنت، ثمرات اور یہ نتائج جتنے بھی ہیں یہ ان مخلص ساتھیوں کی محنت کے شبانہ روز خدمت کا نتیجہ ہے۔ آج اگر دیکھا جائے تو ہر ایک آدمی معاشرہ میں اپنے بچے کی زندگی بنانے کی محنت کرتا ہے اور یہ اساتذہ کرام بغیر کسی

دنیاوی لالچ تنخواہوں، الاؤنسوں اور بغیر پنشنوں کے آپ کے بچوں کیلئے یہاں بیٹھے ہیں اور یہ [illegible] کرتے ہیں کہ معاشرہ میں اس سے کوئی بن جائے اور کوشش یہ کرتے ہیں کہ عصری تقاضوں کے مطابق انکو تعلیم دی جائے تاکہ کل جہاں بھی جائے تو کسی میدان میں ان کو [illegible] تکلیف نہ ہو۔ عصری علوم کی زیادہ تر کوشش شعبہ تخصص میں داخل کرنے کا ارادہ ہے۔ اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ جو طالب علم نو دس سال سبق پڑھے اور اس معاشرہ اور ماحول [illegible] رہ جائے اس کے بعد وہ تین چار سال تخصص کے میدان میں گزارے تو وہ دوسری طرف [illegible] نہیں کرتا وہ محنتیں ضائع نہیں ہوتی اگر میں آپ سے یہ عرض کروں کہ جو طالب علم [illegible] ہو کر اس میدان سے نکل کر اسکی صلاحیتیں ضائع ہو رہی ہوں جس طرح کہ ایک زمیندار اپنے لئے کھیت محنت و مشقت کیساتھ تیار کرے اور اسکی فصل ضائع ہو رہی ہو تو اسکے دل پر کیا گزارتی ہوگی اسی طرح ایک استاد یا مدرسہ کے ایک ذمہ دار کے جذبات ہوتے ہیں جب طالب علم معاشرہ میں ضائع ہوتا ہے تو اسکا دل درد کرتا ہے اس لئے ہماری خواہش ہے کہ جو ساتھی اس میدان میں آجائے تو شیطان کے جال سے محفوظ رہے۔ کیونکہ ہر طرف سے گمراہی اور شیطان نے منہ کھولا ہے اسکی طرف رخ کیے بغیر ان اکابرین اور بڑوں کے ساتھ اس کا رابطہ ہو ان کی تربیت اور توجہات کے ماتحت ہو تو ان اکابرین کی تربیت اور [illegible] کرانے سے انشاء اللہ جب یہ میدان میں جائے گا تو انکی صلاحیتیں ضائع نہیں ہونگیں

حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ آئندہ سال دورہ حدیث کا ارادہ ہے۔ اس پر سوچ و فکر ہے کہ طلبہ کا انگلش لینگویج پر عبور ہو۔ کسی ساتھی سے رابطہ کرنے کی تلاش میں ہیں۔ کہ ماحول کے مطابق کوئی آدمی مل جائے جس کے ساتھ تخصص کی مدت دو سے تین یا چار سال تک کرنے کا بھی ہمارا ارادہ ہے۔

شعبہ عربی کا اجراء

حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ طلبہ میں صلاحیتیں موجود ہیں لیکن صرف راہنمائی کی

ضرورت ہے۔اس وجہ سے ساتھیوں نے مشورہ کیا اور آزمائشی طور پر شعبہ عربی انگریزی
جس میں دس طلبہ رکھے اور ان کی محنت سے مطمئن ہیں۔ آئندہ سال یہی درجہ انگریزی
مکمل عربی میں ہوگا کوشش یہ ہے کہ نو دس سال میں اللہ تعالیٰ سارا ماحول عربی میں
کرنے۔ان کا اٹھنا، بیٹھنا، مکالمہ سارا عربی میں ہو۔اس کے بعد جب تخصص کریں گے تو
انگلش، فرینچ اور رشین وغیرہ کی زبانیں دین کے لئے استعمال کر کے میدان میں لائیں
گی۔اور یہ ہمیں بھی احساس ہے کہ آج کل بے دینی کی جتنی بھی تحریک ہیں اور بے دینی
جتنے بھی مواد ہیں وہ انگریزی زبان میں کام کر رہی ہیں جو ہمارے لئے بڑی رکاوٹ ہے
کمی کو پورا کرنے اور اس میدان میں کام کرنے کا ارادہ ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ خطرہ محسوس
رہے ہیں کہ مبادہ انگریزی کے پیچھے چل کر اپنے دین کو کھو نہ بیٹھیں۔عصری علوم بھی
ضروریات میں سے ہے اور ہم اس میں کوشش کرتے ہیں کہ ہمارے دینی مدرسے کے
کرام کی ایسی تربیت ہو جائے کہ کسی بھی میدان میں پیچھے نہ رہیں۔

مدرستہ البنات کا اجراء

حضرت مفتی صاحب نے مدرستہ البنات کی اہمیت اور ضرورت محسوس کرتے
ہوئے فرمایا کہ جامعہ کا روز اول سے مدرستہ البنات کا ارداہ تھا امید ہے کہ چند سالوں میں
ہماری یہ خواہش پوری ہو جائے اس کے لئے قریب ایک جگہ خریدنے کی بات ہو رہی ہے
اس کے لئے آپ دعائیں کریں کہ اسمیں ایسا نظام سیٹ ہو جائے کہ درس نظامی کا
شعبہ جاری ہو جائے بلکہ اسکے ساتھ ساتھ عصری علوم کیلئے عثمانیہ چلڈرن اکیڈمی کے نام سے
ایک ادارے کا ارادہ ہے رب کائنات ہماری مدد و نصرت عطا فرمائے۔یہ ہمارے اکابر کی
دعائیں ہیں آپ لوگوں سے بھی یہ امید ہیں کہ ہمارے ساتھ اس میدان میں تعاون کریں
کیونکہ مدرسہ کی ضروریات بہت ہیں اگر آپ کے پیسے آپ کے بچوں پر خرچ ہو جائیں تو
زیادہ بہتر ہے الحمدللہ ہمیں حکومتی امداد کی ضرورت نہیں گزشتہ دنوں واشنگٹن پوسٹ کی

ایک رپورٹر آئی تھی اس کے اعدادیہ اور متوسطہ کے طلباء کے ساتھ انگریزی میں بات چیت
کی۔کمپیوٹر کا شعبہ دیکھا بعد میں مجھ سے انٹرویو لینے کا ارادہ کیا میں نے اجازت دے دی لیکن
ساتھ یہ بھی بتادیا کہ تصویر اور فوٹو نہیں لینی پھر جامعہ عثمانیہ پر ایک مضمون واشنگٹن پوسٹ
میں شائع کیا اس سے اوصاف اور مختلف اخبارات میں شائع ہوا اسی کے ساتھ ہی حکومت نے
چند خطوط بھیجے کہ چار کمپیوٹر دیں گے انٹرنیٹ دیں گے اور چار اساتذہ کی تنخواہ جو ایک
ایک استاد کیلئے پانچ پانچ ہزار ماہانہ دیں گے ان کے تین چار خطوط آئے تو ہم نے یہی جواب دیا
کہ ہمارا رب کائنات امداد کر رہا ہے ہمیں کسی حکومت کی کوئی امداد کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ
نے ہمیں چار کمپیوٹر دئے ہیں انٹرنیٹ کا مسئلہ تھا الحمدللہ وہ بھی سیٹ ہوا مدرسہ کے جتنی بھی
ضروریات ہیں اگر ہم حکومت کے دروازوں میں پڑے رہے تو اللہ تعالیٰ اپنے غیبی خزانوں کی
امداد بند کریگا تو نہ حکومتی امداد کے محتاج ہیں نہ ایسے اداروں کے امداد کے محتاج ہیں کہ ہمارا
عقیدہ پیسوں سے لیکر ہمارا نظریہ اور عقیدہ بدلاتا ہو۔میرا یہ ایمان اور عقیدہ ہے کہ طالب
علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے۔استاد کے ساتھ بھی وعدہ کیا ہے۔رزاق اور رزق
دینے والی ذات ہے اللہ تعالیٰ کی ذات پر قسم کھاتا ہوں اور طلبہ کو بھی اکثر یہ عرض کرتا
ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر آپکا اور ہمارا ایمان نہ بن جائے اللہ تعالیٰ کی عظمتوں پر ہمارا اور
آپکا عقیدہ نہ بن جائے تو اور کس کا بنے گا۔بقول حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم چہ د
طالبانو رزق د مرغو رزق دے یعنی طلبہ کا رزق پرندوں کے رزق کی طرح ہے
اللہ تعالیٰ غیب سے امداد کرتے ہیں الحمدللہ ہمارا مضبوط ایمان اور عقیدہ ہے تو آپ حضرات کی
خدمت میں درخواست ہے دینی مدارس سے تعاون کریں۔اس کی برکات یہ ہونگی کہ اللہ
تعالیٰ آپ کے بچوں پر علم کے دروازے کھولے گا آپ ایک عالم، ایک قاری، ایک محدث
کے باپ بن جائیں۔یہ آپ کے لئے اعزاز ہے یہ آپ کے لئے عزت ہے اور یہ عزت رونے
سے ملے گی۔رب کائنات کے دربار میں جتنے روئیں گے اتنے ہی آپ کے بچے کے فیصلے اچھے
ہونگے اور کامیابی کے فیصلے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو توفیق نصیب فرمائے۔

آخر میں ایک بار پھر آپ سب لوگوں کا شکر گزار ہوں کہ آپ اس میدان میں ہمارے
تعاون کرتے ہیں۔ اللہ تعالی آپ کی قربانیاں اپنے دربار میں قبول فرمائے۔ سب سے
یہ توقع ہے کہ آپ ایک سرپرست کی حیثیت سے نہیں بلکہ ہر ایک مدرسے کا ایک
نمائندہ کی حیثیت سے جہاں پر، جس جگہ اور جس معاشرہ میں رہتے ہوں انشاء اللہ
نمائندگی کا حق ادا کریں گے ۔ یہ ہماری اور آپ کی ذمہ داریاں ہیں۔ آخر میں اپنے
کرام، دوسرے علمائے کرام جو ہمارے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھتے ہیں ان کا بھی شکریہ ادا
ہوں۔ اللہ تعالی ہماری اس ٹوٹی پھوٹی محنت کو اپنی رضا کا ذریعہ بنائے۔

واخردعوانا ان الحمدلله رب العالمين

سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب!

بڑی خوش قسمتی کی بات ہے خصوصاً میرے لئے بڑی سعادت ہے کہ حضرت
مفتی غلام الرحمان صاحب مہتمم جامعہ عثمانیہ مدظلہ العالی نے آپ اور ہم پر بڑا احسان کیا ہے
پاک ماحول کی طرف ہم کو لے آیا کہ اچھے اچھے علماء خصوصاً ہمارے مرشد حضرت مولانا
مفتی محمد فرید صاحب بیماری کی حالت میں زروبی سے تشریف لا چکے ہیں ان کی وجہ سے
میدان اور بھی بارونق ہو گیا اسکے علاوہ اور مختلف علماء جو دور دراز علاقوں سے تشریف لائے
ہیں اور سرپرستان حضرات بھی بڑے اخلاص کیساتھ تشریف لائے اراکین حضرات طلبہ اور
مدرسین جتنے بھی ہیں سب صرف اخلاص وایمان کی بنیاد پر یہاں تشریف فرما ہیں اس واسطے
کہ ہم کو کامیابی حاصل ہو جائے کیونکہ اصل کامیابی تو آخرت کی ہے دنیا کی کامیابی کوئی چیز
نہیں صحابہ کرام جتنے بھی تھے انہوں نے اپنی خواہشات کو دنیا کے لئے نہیں چھوڑا بلکہ انہوں
نے اپنی خواہشات کو صرف اور صرف آخرت کے لئے چھوڑا تھا حضرت عائشہؓ کو ایک دن
حضرت عمرؓ نے ایک بوری اشرفیوں سے بھر کر خرچ کرنے کیلئے بھیج دیئے انہوں نے ان
پیسوں کو لیا اور اپنے دوپٹہ سے ایک ایک ٹکڑا پھاڑ کر ایک بوری اشرفیاں عصر تک تقسیم

ختم کر دیا کوئی چیز اپنے ساتھ نہیں چھوڑی حالانکہ روزہ دار تھی جب شام ہو گئی تو اپنی
لونڈی سے پوچھتی ہے کہ کھانے کو کوئی شی ہے یا نہیں تو وہ لوگ ایسی دنیا کی خواہشات سے
فارغ کہ روزہ کی حالت میں لونڈی سے پوچھتی ہیں کہ کوئی شی ہے یا نہیں تاکہ روزہ افطار
لونڈی نے کہاکہ تھوڑا سا روغن زیتون اور سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا ہے اور کوئی شی نہیں
لونڈی نے اس کو کہاکہ روزہ بھی تھا اور اتنی دولت آئی تھی وہ آپ نے تقسیم کر دی اگر چند
اشرفیاں چھوڑ دیتی اس پر ہم گوشت وغیرہ لے لیتے تو افطاری بھی اچھی ہوتی حضرت عائشہؓ
جواب میں کیا فرماتی ہیں اگر آپ مجھ کو یاد کرواتیں تو میں بالکل آپ کو دیتی مجھے تو یاد نہیں تھا
دنیا کی خواہشات سے ایسی بے خبر تھی کہ اپنی بھوک کی طرف بھی خیال نہیں۔ ہا اللہ تعالی
سب کو ایمان کی حفاظت کرے آپ اور ہم نے بھی اپنے بچوں کی قربانی دی ہے یہ بھی
خواہشات کی قربانی ہے اللہ تعالی ہم سب کے ایمان کی حفاظت کرے آمین

واخردعونا ان الحمدلله رب العالمين

مولانا اکرام اللہ جان قاسمی صاحب

تقریری مقابلے کیلئے دو مصفین کے علاوہ موصوف بھی بحیثیت منصف تشریف
لائے تھے جنہوں نے جامعہ کے تقریری تحریری مقابلے کے بارے میں اپنے تاثرات بیان
کرتے ہوئے فرمایا کہ الحمد للہ اچھی تقاریر اور بہت معیاری مضامین تھے ۔ مضامین تو اتنے
معیاری تھے جس میں یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ اول دوم اور سوم کس کو بنایا جائے ۔ بالآخر
بہت غور وفکر سے اول، دوم اور سوم کا فیصلہ کیا بقیہ کاروائی آپ لوگوں نے دیکھی اس کے
بارے میں آپ کو رائے نہیں دیتا اسلیئے کہ **مشک آنست خود بگوید نہ کہ**
عطار بگوید !!

مشک وہ ہے کہ خود اپنے آپ کو ظاہر کرے ایسا نہیں کہ عطار اس کو دکھائے اور
تعریف کرے آپ لوگوں نے سب کچھ دیکھا کہ سب بہت معیاری طلبہ کرام ہیں الحمد للہ

آئندہ اللہ پاک ان کو اور بھی صلاحیت اور استعداد دیگا انشاء اللہ سارے ملک میں یہ مثالی کردار ادا کرینگے

مہمان خصوصی استاذ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب دیروی

استاد حدیث مولانا عبدالحلیم صاحب دامت برکاتہم نے جامعہ کے متعلق چند تاثرات بیان کئے مقررین طلبہ کی دلجوئی کرتے ہوئے ان کو شاباش دی اس کے علاوہ سرپرست حضرات کو مبارک باد دے کر فرمایا کہ دنیا میں اس سے بڑی خوشی نہیں کہ آدمی کا ایک بچہ حافظ قاری اور عالم بن جائے اور فرمایا کہ یہ اچھے ثمرات کوشش اور سعی کے بعد ملتے ہیں آخر میں طلبہ کو چند نصیحت آموز اشعار بیان فرمائے جسکا مفہوم یہ ہے کہ اگر تمناؤں پر یہ نعمت ملتی تو روئے زمین پر کوئی جاہل نہیں رہتا کوشش کرو سستی مت کرو غافل نہ ہونا ندامت کا انجام ان کیلئے ہے کہ علم میں کوشش نہ کرتا ہو۔

اختتامی دعا:

حضرت مفتی محمد فرید صاحب دامت برکاتہم تشریف فرما تھے مگر بوجہ ضعف اور علالت کے دعا پر قدرت نہ رکھتے ہوئے استاذ حدیث مولانا عبدالحلیم صاحب نے اختتامی دعا کی۔

خوب صورتی اور پائیداری کی ضمانت
بہترین اور دیدہ زیب چپس
خریدنے کے لئے
یاد رکھیں
گل چپس فیکٹری
گل چپس فیکٹری ورسک روڈ پشاور
فون نمبر 273281

اخبار الجامعہ

19 جولائی جمعیت علماء اسلام پاکستان کے مرکزی امیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب تشریف لائے ان کے ہمراہ جمعیت کے صوبائی جنرل سیکرٹری مولانا گل نصیب خان صاحب ڈپٹی سیکرٹری عبدالجلیل جان صاحب اور صوبائی نائب امیر صاحبزادہ خالد احمد بنوری صاحب بھی تھے انہوں نے جامعہ کے ناظم تعلیمات مولانا حسین احمد صاحب سے ان کے ... کی وفات پر تعزیت کی اور جامعہ کے مہتمم مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب کے ساتھ ... دفتر اہتمام میں کچھ ٹھہرنے کے بعد رخصت ہوئے

10 اگست جمعیت علماء اسلام کے صوبائی امیر شیخ الحدیث مولانا امان اللہ صاحب ... کیلئے تشریف لائے اور حضرت مفتی صاحب سے ملاقات و تبادلہ خیالات اور کافی ... جامعہ میں گزارنے کے بعد تشریف لے گئے

دارالعلوم حقانیہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب اور حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب تعزیت کیلئے تشریف لائے

11 جولائی جمعیت علماء اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر سابق سینیٹر حافظ حسین احمد صاحب نے مولانا حسین احمد صاحب کے گاؤں دلبوڑی ضلع مانسہرہ جاکر تعزیت کی ان کے ہمراہ جمعیت ضلع مانسہرہ کے عہدیدار اور کارکنان بھی تھے

جمعیت علماء اسلام ضلع سوات کے امیر مولانا قاری عبدالباعث صاحب جمعیت ... کے امیر مولانا قاری محمد یوسف صاحب اور جمعیت ضلع دیر کے جنرل سیکرٹری مولانا قاضی فضل اللہ صاحب اور دیگر مقامی رہنماؤں نے گاؤں جاکر تعزیت کی

سابق صوبائی وزیر صحت وجیہ الزمان خان سابق صوبائی مشیر فیض محمد خان اور دیگر سیاسی رہنماؤں نے گاؤں جاکر تعزیت کی علاوہ ازیں کثیر تعداد میں علماء کرام سیاسی کارکنان اور معززین علاقہ تعزیت کیلئے تشریف لائے

تبصرہ کتب

تبصرہ نگار: مولانا احسان الحق
مدرس جامعہ عثمانیہ پشاور

نام رسالہ: سہ ماہی الفرید
مدیر: مولانا حسین احمد صدیقی

ناشر: دارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی

اللہ تعالیٰ کے انعامات و احسانات ان گنت اور بے شمار ہیں۔ جس پر قرآن کی یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ ﴿وان تعدو نعمة الله لا تحصوها﴾ اگر آپ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہیں تو نہیں گن سکتے اس لئے کہ انسان کی زندگی محدود ہے۔ اور اللہ کے احسانات غیر محدود ہیں تو محدود غیر محدود کا احاطہ کس طرح کر سکتا ہیں ان انعامات میں سب سے بڑی نعمت دین اسلام ہے۔ اور یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ اس نعمت کے برابر دوسری کوئی نعمت ہی نہیں۔ اسی دین اسلام کی نشر و اشاعت دنیا میں مختلف طریقون سے ہو رہی ہے۔ مساجد کے خطباء جمعوں میں، علمائے کرام مدارس میں مؤلفین و مصنفین اپنے کتب و رسائل سے اس کی اشاعت و ترویج کرتے ہیں اور ہر ایک بہت احسن طریقے سے اس ذمہ داری کو نبھانے کی کوشش میں مصروف ہے۔ علمائے کرام طلباء پر محنت و کوشش کرواتے ہیں ان کو دین کا علم سکھاتے ہیں۔ وہ سیکھ کر اپنے اپنے گاؤں اور علاقوں میں نشر و اشاعت شروع کر دیتے ہیں جس سے اکثر لوگ دین کی طرف متوجہ ہو کر کامل مسلمان بن جاتے ہیں۔ اسی طرح مؤلفین و مصنفین بھی اپنے قلم کے ذریعے اس دین کی اشاعت میں جہد و کوشش کرتے ہیں اس دور میں دین سیکھنا بنسبت پہلے کے بہت آسان ہے۔ مختلف زبانوں میں مختلف کتابیں موجود ہیں جو جس زبان کو خوب سمجھتا ہے اس زبان کی کتاب لیکر دین سے باخبر ہو سکتا ہے

مخصوص کتابوں کے علاوہ ماہنامے، پندرہ روزہ اور سہ ماہی رسائل و جرائد بھی شائع ہوتے ہیں جن میں مختلف موضوعات پر وعظ و نصیحت، فقہ حنفی کی رو سے جدید مسائل کا حل، موجودہ سیاست، غیر مسلموں کی طرف سے اسلام پر اعتراضات کے منہ توڑ جوابات

اور اسلاف کے ایمان افروز واقعات عوام و خواص کے لئے پیش کرتے ہیں۔ مغربی یلغار کی کوشش کی یلغار، فرق باطلہ اور مغربی تہذیب کے اثرات عالم اسلام پر پڑ رہے ہیں اور مسلمانوں کو خواب غفلت میں سلا کر دینی و مذہبی قیمتی سرمایہ لوٹنے کے درپے ہوئے ہیں اور اسلاف پر قلم درازی کی سعی کرتے ہیں تاکہ امت مسلمہ کی نظروں سے ان کے روشن کارنامے او جھل رہیں اس پر فتن دور میں قلمی قوت ایک بہترین اسلحہ ہے رسائل و جرائد اور مجلات کے ذریعے مسلمانوں کو بیدار کرنا دشمنان اسلام اور فرق باطلہ کا مقابلہ کرنا یقیناً جہاد سے کم نہیں۔

اس میدان کے جانبازوں میں سے مدارس عربیہ کے علماء و طلباء کا کردار کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ مال و جان کی قربانی دے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک ادا کی حفاظت اور اس کو دنیا میں رواج دینے کے ضامن ہیں۔ اسلام میں بے جا دخل اندازی اور غلط عقائد کی ترویج ان کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ باطل قوتوں کے ان ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کے لئے وہ تاقیامت عالم اسلام کی راہنمائی کیلئے جرائد و مجلات کا اہتمام کرتے ہیں۔

چنانچہ اس عزم کے تحت اس میدان میں دارالعلوم صدیقیہ کے علمی دینی و اصلاحی ترجمان سہ ماہی الفرید زروبی ﴿﴾ نے قدم رکھا جو علمی دنیا میں دینی، اصلاحی، علمی و تحقیقی خدمات سرانجام دیگا روزمرہ اخبارات، ہفتہ وار جرائد و ماہناموں اور سہ ماہی مجلات کی کثرت کے باوجود سہ ماہی ﴿الفرید﴾ کا اضافہ یقیناً سوال پیدا کر رہا ہے کہ اس میدان میں کثرت سے رسائل و جرائد شائع ہونے کے باوجود ﴿الفرید﴾ کے اضافہ کی کیا ضرورت تھی لیکن اگر عالم اسلام کی حالات پر نظر دوڑائی جائے کہ باطل قوتیں لوگوں کی گمراہی کیلئے کتنے حربے استعمال کرتے ہیں تو ان کی اسی مناسبت سے یہ تمام رسائل و جرائد اب بھی آٹے میں نمک کے برابر نہیں

سہ ماہی الفرید مفتی اعظم قطب دوراں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد فرید دامت برکاتہم العالیہ کی زیر سرپرستی میں شائع ہو رہا ہے۔ حضرت مفتی صاحب پر اچانک بیماری کے

توابل الادم

سولہ اجزاء مجموعہ

بنوں

سالن مصالحہ

رچ سرخ، دھنیا، ہلدی، لہسن ... زیرہ، کالی مرچ
ینی، جب... الائچی کلاں، ... آناردانہ، تیز پات
ل، لونگ، اور ... ٹر پاؤڈر

...: حاجی مقبول الرحمن، شاقیاز خان

... ڈلہ زاک روڈ پشاور - پاکستان